خو الاعتقاد

هو الحق مصدقاً لما بین یدیه

رساله

حق الاعتقاد لتنویر المشتاق

فی

علم روح الاتحاد

مؤلفہ

عالیجناب فضائل مآب مہبط فیوض ربانی دقیقہ شناس حقائق نورانی صدر المحققین و
زبدۃ المتکلمین مولانا مولوی جناب سید صغیر حسن صاحب قبلہ مد ظلہ العالی

(بعض محبان اہل بیت نے چھپوا کے وقف کیا ہے)

شمسی مشین پریس آگرہ میں بحسن خوبی چھپا

اعلان

سرکوبی کی شان پر یہ جواب شافی بطور کافی بعد ضرورت ہی تیار موجود تھا لیکن دیری کے اسباب میں سے قابل اظہار یہ ہی کہ رسالہ نور الاعتقاد کی تفصیل اور اس جواب کے اجمال کی مطابقت کے خیال نے چاہا کہ پہلے اوس کتاب کا مہیا کرنا مناسب ہی جس سے رسالۂ مذکورہ میں اکثر مضامین انشاء اللہ تعالی شائع کئے جائینگے اور جسکی تحقیق پر خیر الاعتقاد کا مضمون شایع ہوچکا ہے اس کتاب کے مہیا ہونے اور ایک تحریر گم شدہ کے ملنے میں تاخیر ہوئی منتظرین حضرات سبب مذکور پر نظر کرتے ہوئے تاخیر کا خیال نہ کریں گے بلکہ سبب خیر جانیں گے۔

والسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ افضل خلقہ محمد خاتم النبیین الذی کان نبیاً وآدمؑ بین الماء والطین وعلیٰ آلہ الهادیین المهدیین لاسیما علی علیٰ امیر المومنین الذی کان ولیاً وآدم بین الماء والطین۔

امّا بعد احقر العباد سید صغیر حسن ابن سید ارشاد حسین ناظرین کی خدمات میں عرض کرتا ہے کہ رسالہ شمس الاعتقاد مولف مولوی شیخ محمد اعجاز حسین صاحب بدایونی نے تین صفحہ سے اپنی بناوٹی شان کو جس عنوان سے ظاہر کیا ہے اُس کی صداقت تو خاص اہل لکھنؤ ہی پر موقوف ہے لیکن انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے آیندہ بیانات سے واقعی حال بیغوری اہل غور پر پوشیدہ نہ رہے گا اہل نظر کے لئے مضمون کی رد بدون نقل الفاظ کافی بلکہ بعض جہات سے پسندیدہ ہوتی ہے اور مولف مذکور کی زنجباری ہدایت کا نتیجہ اسی قدر اہل معرفت کے لئے کافی ہے کہ آفتاب رسالت کو اسّی ہزار برس تک بے نور واشعہ اپنی بے ادراک لحمی مقراض کی ایسی شان سے ثابت کرنا چاہا جن صدمۂ دماغی سے کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ سلب توفیق کا اثر ایسا ہی ہوتا ہے اس سے زیادہ اور کیا اہل بیت شرف کی تنقیص ہوگی جو احادیث وحدت[1] ومعیت کی نفاقی تکذیب کے لئے کافی ہے اور مولف

---

[1] انہیں اخبار کیطرف اشارہ انوار نعمانیہ کے چھ صفحہ کے قول ذیل مین ہے ”ان الاخبار الوارد علیٰ طریق الوحدۃ متکثرۃ جداً“ افسوس اوس واعظ

تقاریظ علماء رسالہ کے اخیر میں ملاحظہ فرمائیے۔

مذکور سے اعتقادیہ صدوقؒ کے حوالہ دینے میں جلدی اس لئے ہوتی
ہے کہ آپ نے بیغوری شان سے اُسکے ترجمہ کرنے میں صدوقؒ کی
رُوح کو بہت کچھ صدمہ اُن عالین[له] کی معرفت اعلیٰ کے گم کرنے میں پہونچایا
ہے جن کی شان علو خلق اعظم کے اتحاد[عه] سے ظاہر ہو سکتی ہے نمونہ کے طور
پر دیکھو اولاً ۳۵ صفحہ ترجمہ اعتقادیہ صدوقؒ پر خلق اعظم کو فرشتوں کی جنس سے
بجنس ذیل بتایا ہے "وہ بھی فرشتوں کی جنس سے" باوجودیکہ اصل رسالہ میں من الملکوت ہے
جسکے لئے حجۃ الاسلام مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ کی منار الاسلام کی
جلد دوم کے صفحہ ۱۳۷ پر حسب ذیل ہے "لیس من جنس الملک بل
خلق اعظم من الملک وبہ وردت اخبار کثیرۃ - الخ" اور ثانیاً جبکہ

عه پر ہے جو طریق الوحدۃ کو بمعنے طریق الانفراد لیتا ہے بیشک اس
وحدت جمعیۃ کا ادراک اجمالی بھی ہر ایک کا حصہ نہیں ہے اسی کے لئے
تحفۃ الملوک میں اسمائے ذیل بطریق اجمال وارد کئے ہیں۔ نور محمدی و نور مطلق الخ
وام الکتاب الخ و وحدت حقیقیۃ الخ و محبت حقیقیۃ الخ ۱۵ صفحہ" یہیں سے متکلم
لاثانی اور نجم العلما کا مصدق بحسب ذیل ہے "نبوت جناب رسالتمآب اور ائمہ ہدی
ایک ہی ہے۔ الخ سب اُسی نور کے ٹکڑے ہیں: الخ ۹۹ صفحہ مجالس حسینیہ" ۱۲۔
له انہیں کا ذکر آیۂ ام کنت من العالین میں بمقابلہ استکبار شیخ نجدی آیا ہے
جو ان میں اپنے کو داخل بتانے کی جرأت نہ کر سکا اُس سے بدتر ان کے علو کا کم
کرنے والا کہا جا سکتا ہے یا نہیں ۱۲
عه اتحاد کے معنی جب ہی پائے جائینگے چند چیزوں کیلئے جبکہ ایک ایسا وجود ہو جسکی
نسبت سب کیطرف برابر ہو بالذات ہوتے ہیں۔ کتاب عین الیقین کا تین سو آٹھ صفحہ دیکھو ۱۲

روحانی اطلاق کے لئے غلبۂ روحانیت کافی سمجھا جاسکتا ہے تو ملائکہ
کے مادہ جسمانیہ نورانیہ کا انکار ترجمۂ مذکور کے صفحہ ۵۷ پر حسب ذیل کرکے
ہمارے فرشتے روحانی ہیں (مادی نہیں ہیں)[ا] الخ ،، مولف شمس الاعتقاد
کیون ضروریات دین اسلام کا منکر بنا بر قول ذیل بنا ہے ”تجسم ملائکہ در
احادیث متواترہ محل شک وانکار نیست بلکہ توان گفت از ضروریات
دین اسلام است ۱۰۸ صفحہ کتاب اربعین الحسینیہ ،، البتہ صاحب قول مذکور
نے محمد و آل محمد کی خاص[۲] عقل کلی (نفس النفوس روح اعظم) کے تجرد
حکمائی کیلئے حسب ذیل وارد کیا ہے ”شاید مراتب از برائے آنہا دیگر
برائے روحانیین) باشد کہ بعضے از تجسم ارفع واعلیٰ باشد کہ در اصطلاح

لہ - اس توضیح میں مجردات کے موجود ماننے پر جرات کرتا ہے اور نفسانیت کی تاریکی
سے گمراہ ہوکر شمس الاعتقاد کے ۷۶ صفحہ پر حسب ذیل کہتا ہے ”یہ سب باتیں اسپر
موقوف ہیں کہ خدا کے سوا مجردات کا وجود مسلم ہو مگر اسکے موجود ماننے پر جرات نہیں کی
جاسکتی ہے - ۱۲ ٹلہ باین معنی کہ اسکی تجلی بمقابلہ جہل کل مخلوقات کے علم الٰہی حادث مشیۃ اللہ
کی تجلی ہے جسکے مجالی اولیۂ حقیقیہ بمفاد قول ذیل ”الانبیاء والملائکۃ کلھم مظاھر
فعل اللہ سبحانہ ولو بواسطۃ المظاھر الاولیۃ الحقیقیۃ ۹۸ چہاردہ
معصومین ہیں جنکی حقیقت اتحادیہ کی جہت الہیہ فعل اللہ حقیقت نورانیہ الہیہ امر اللہ
روح اللہ کلام اللہ کا عین اسی طرح ہے جسطرح انکسار عین کسر ہے یہی مقام علیت وولایت
ہے اور حقیقت مذکورہ کی جہت جسمانیہ مقام نبوت وتبلیغ نبی وامام کے اس وجود سے علی
سبیل ترتیب اقرار لسانی ربوبیت متعلق بہ تعلق خاص ہوتی ہے جسکے لئے حدیث ذیل کے
امثال کا ظاہر ہے ”ان اللہ عزوجل خلق محمداً وعترتہ من طینۃ العرش الخ

حکماء عقل محض و مجرّد نام دارد و منافقہ نباشد کہ در لسان شرع اقدس
جماعۂ از قوی و طبائع ملائکہ نامیدہ شدہ باشد ۱۰۹ صفحہ اربعین الحسینیہ
حجۃ الاسلام قمی‘‘ غرض جو شخص افریقی صدمہ کے علاوہ عزازیلی تکبّر کا گرفتار
ہو اوسکے جوابات کیلئے ہر وقت آمادگی کوئی تعجب کی بات نہیں ہے لیکن
اُس کو اُن کا سمجھنا خیر الاعتقاد کے مضمون کیطرح مشکل ضرور ہوگا افسوس
خیر الاعتقاد کا ذرا سا اغلاقی قصدی زور جسکو بد حواس کر چکا ہو اُس سے علمی
خیر کی اُمید کیونکر ہو سکتی ہے دیکھو مولف شمس الاعتقاد کا ناری خیال سات صفحہ

ج فلا ینقص منہم واحد و یزید منہم واحد‘‘ ۱۲

۵۳ اس سے مراد تجرد عن المادۃ الجسمانیہ ہے اور کلامی تجرد سے مراد تجرد عن المادۃ الجسمانیۃ والماہیۃ
ہے اور یہی مخصوص بخدا ہے یہیں سے محقق ہے کل ممکن زوج ترکیبی الخ مرکب من وجود وماہیۃ الخ ۱۲ صفحہ ۳۱۲

۵ۓ تکثر حیثیات وجہات در محمد و آل محمد بہم میرسد پس ازین حیثیتی کہ مجرد بودند غیر
آن حیثیتی بود کہ مادی بودند و از آن حیثیتی دنیویت داشتند محسوس میشدند و با مردم در امر
معاش شراکت می نمودند غیر حیثیتی بود کہ یکسر محو جلال و جمال کبریائی شدہ باشند پس
لامحالہ حیثیت دنیویہ ایشان فاقد حیثیت تجرد ایشان بود و ہمچنین است عکس (از معدن الاسرار)
اور علامہ وحید کا قول ذیل ہنوز کیلئے کافی ہے منہا راجعۃ الی نفسہ الخ ہذا الترقی و
الکمال حاصل لکل المعصومین الاربعۃ عشر دائما فہم علی اللہ دام فی
ہذا المعراج و جمیع مراتبہم فی جمیع الاحوال علے وجہ التمام والکمال - الخ
ومنہا راجعۃ الی الخلق الخ حتی یکمل الناس الخ لانہ فی مقام القطبیۃ اذا
وصل الی مقام جمع الجمع او وصل جمیع الخلق التی ہی اجزاء اللہ اثرۃ الی تلک
المرتبۃ الخ بالجملۃ نبینا فی مقام العلیۃ ہو دائما فی المعراج و حکم جسمہ

بنیاد بہ تصریح شفا

پرحسب ذیل ہے "آپ نے مسئلہ مطلق مساوات کو اس عنوان سے ظاہر کیا ہے کہ
ایک درجہ بھی رسول اللہ کیلئے مستثنیٰ نہیں کیا گیا ہے" ناظرین مولف کی
اس بے توفیقی جرآت کو ذرا خیال کریں کہ جب حدیث ادنی معرفۃ الامام
انہ عدل النبی الا درجۃ النبوۃ کے امثال اور فقرہ احقاق الحق غایۃ
ما یلزم من ذلک المساواۃ فی الدرجۃ لا فی النبوۃ کے امثال کے حل
کرنے کیلئے سب سے پہلے بطور اصطلاح خیر الاعتقاد کے سترہ اور اٹھارہ اور
انیس صفحہ پر حسب ذیل کہا گیا ہے "اس درجہ نبوت (درجہ کمالاتِ ختم نبوت)
میں بھی مساوی سمجھا جائے جسکو انوار نعمانیہ کی حدیث ذیل "فاذا قبض النبی
انتقل روح القدس الی الامام" میں روح القدس کے نام سے بیان

وجبذۃ الشریف حکم عقلہ وغیر محسوس ولا مرئی واما فی مقام القطبیۃ
وھو مقام التلبس بلباس البشریۃ فلہ معراج واحوال الخ" ۱۷ صفحہ" ۱۲
؎۱ جبکہ ناصبی ملعون کا سا خیال مساوات نفسانیہ تامہ کے انکار کیلئے بیغور کے دماغ
میں ہے نہ نور اللہ رح کا سا تو عدم ہی کی ظلمت دماغ میں رہے گی ۱۲ ؎۲ اس نقطہ سے ہر
سمجھدار پر روشن ہے کہ نور اللہ رح پر حدیث ادنی سے یہی ظاہر ہوا ہے کہ انتہائی معرفت امام
یہ ہے کہ اوسکے کیلئے مساوات فی الدرجۃ (الذاتیۃ) کہی جائے - ۱۲
؎۳ یہی درجہ حدیث ادنی میں مستثنیٰ کیا گیا ہے اور اسی درجہ ارفع پر آل محمد کا بلوغ وفوز
زیارت جامعہ کے فقرہ ذیل میں بیان کیا گیا ہے "فبلغ اللہ بکم الخ ادفع درجات
المرسلین" اور یہی درجہ ارفع حدیث ذیل میں خاتم النبیین کا رتبہ کہا گیا ہے "ان اللہ
اختص لنفسہ بعد نبیہ صلی اللہ علیہ والہ من بریتہ خاصۃ علاھم بتعلیتہ وسما ھم الی رتبتہ"
التامۃ قوۃ الارھاص والاعجاز) علاھم بتعلیتہ وسماھم الی رتبتہ"

کیا گیا ہی نہ نبوّت میں یعنے[ف۱] نبوّت اور نبوت کی فضیلت خاص رسولخدا[ع]
کیلئے ہی ہے یہ ہمارے ائمہ[ع] میں سے کسی کے لئے نہ ثابت ہے نہ ثابت
کیجا سکتی ہی اور نبوت اور اُس کی فضیلت اسی روح القدس (درجہ نبوت)
کے تعلق اوّلی (بلاواسطہ البشر) ہی میں منحصر ہے[ف۲] نہ مابعد کے انتقالات میں
البتہ اُن میں صورت وراثت کہی جا سکتی ہی۔ الخ)) تو اس توضیح مذکور کے
ہوتے ہوئے رسالۂ مذکورہ میں کسی دوسری عبارت کے ابہام سے کوئی دیندار
سمجھدار نہ استدلال قائم کرسکتا ہے اور نہ کسی موقع ابہام واجمال پر اس توضیح

بعدیت مذکورہ کے تعلق خاص کی اخبار حدیث ثقلین ومن اراد ان ینظر الخ الی
محمد فی شرفه ومنزلته الخ سے مقصود ہی اور انتقال عمود سے تعلق مذکور ہی
مراد ہے۔ ۱۲ ف۲ درجہ نبوت کی تفسیر قوسی ہی نہ لفظاً اُس کی یعنی کمالات روحانیہ حقیقیہ
نہ جاہیہ ۱۲

ف۱ اس تفسیر کیلئے دو خیال زیادہ باعث ہوئے اوّل نفی کا مساوات کے
مقابلہ میں آنا بغور بغیر اس تفسیر وتوضیح کے اس خیال میں گمراہ رہتا کہ نبوّت میں
مساوی نہ ہونے سے یہ نہیں ظاہر ہوتا ہی کہ شریک بھی نہیں دوسرے بغور بغیر
اس توضیح کے نفس شیخانی میں اس وسوسہ شیطانی کے داخلہ سے مانع نہ ہو سکتا کہ نفس
رحمانی کیلئے بھی نفس ختم نبوت کے وہ خصائص ہیں جو فضیلت نبوتِ خاصہ کے جاہیہ مظاہر
ہیں ۱۲ ف۲ اس انحصار کے ظاہر کرنے کے بعد نبوت کے مزایائے لازمہ میں سے
کسی کو تعلق مذکور کے غیر میں سمجھنا یہ وہ ضلالت ہے جسمیں بغور اُس ابہام کی
وجہ پر انحصار کرنے سے پڑ گیا کہ جو شکم منافق کے نفخ کیلئے اختیار کیا
گیا ہے۔ ۱۲

مذکور سے قطع نظر کر سکتا ہے اس کے ساتھ ہی بیغور سے یوں بھی کہا جا سکتا ہے
کہ وہ حال سے خالی نہیں خود نبوّت سے بیغور کے نزدیک درجۂ اصالت (درجۂ
تعلق اوّلی روح القدس) مع لوازم مُراد ہو سکتا ہے یا نہیں بلحاظ اوّل بیغور کا
یہ بہت کھلا جھونٹ قرار پاتا ہے کہ ایک درجہ بھی رسول اللہ کے لئے مستثنیٰ نہیں
کیا گیا ہے اور صورت ثانیہ میں کل ما کان لرسول اللہ ﷺ فلنا مثلہ الّا النبوّۃ
والازواج یا علی انت شریکی فیما عدا النبوۃ کے امثال کیلئے بیغور جو
عیب و نقصان قرار دیگا وہی ہمارے لئے دیگر کلمات اور توضیحات سے
نابینا ہونے پر قرار دیسکتا ہے اور بشان حدیث الایمان قول منقول و عرفان بالعقول
واتباع الرسولؐ احادیث کے الفاظ کا مقتضا یہی ہے کہ امامؑ کی ادنیٰ معرفت
کے بیان میں درجۂ نبوّت کا استثنا کیا جائے اور امام کی اعلیٰ معرفت کے
بیان میں بمفاد امثال کل ما کان لرسول اللہ فلنا مثلہ الّا النبوۃ والا
لازواج نبوت کا استثنا کیا جائے اور مقتضائے مذکور خود ہی نبوت اور درجۂ
نبوت کے اُس فرق خاص کو مقتضی قرار پاتا ہے جو نبوت کے دونوں معنی میں
صاحب احقاق الحق نور اللہؒ نے ظاہر کیا ہے اور ظلمانی بیغور کے دماغی حصہ میں نہیں
آیا ہے اسی ظلمتِ بیغوری پر خیال مدح دماغ مضروب میں ایسا اثر کر گیا ہے کہ
اتنا نہیں سمجھتا ہے کہ جب رسالہ نجم الاعتقاد کے پچپن؁ صفحہ پر علی سبیل التحقیق اظہار
حقانیت کیلئے حسب ذیل کہا گیا ہے کہ امام زماں حضرت مہدی علیہ السلام باقی
ائمہؑ سے افضل ہیں پھر آپ کے بعد باقی ائمہؑ مرتبہ میں برابر ہیں[۱] کہ احادیث اسکے

[۱] یہ بیغور کا حملہ حقیقت میں اپنے متکلم لاثانی کی تحقیق اور اُس کی ادلہ پر ہے۔
غفلت کا علاج کیا ہے ۱۲

متعلق وارد ہیں اور ادلّہ سے یہ امر ثابت ہے،، تو رسالہ مذکورہ نجم الاعتقاد کی
مدح جناب مولوی سید ظہور حسین صاحب قبلہ سے کیونکر واقع ہو سکتی ہے جبکہ
اُن کے نزدیک قولِ محقق حسب ذیل ہے دد ہر ایک حجت سابق اپنے لاحق
کے لئے محتاج الیہ اور افضل ہوتا ہے اور آخر وقت تک اپنے کمالات کو لاحق
کی طرف منتقل کر دیتا ہے اور بعد انتقال مساوات ہو جاتی ہے،، کہا بیغور
نے مولانا موصوف کی لاثانیت پر غفلت کا عیب لگانا چاہا ہے اس کی فلسفیت
جو کچھ ہو بہر صورت مولانا موصوف کے قول مذکور میں جس سابقیت و افضلیت
کی طرف اشارہ ہے اوسکا ترتب اُس اختیاری سبقت اقرار لسانی ربوبیت
پر باحتمال قوی ہے جسکا ذکر خود مولانا موصوف نے اپنے قول ذیل میں کیا ہے دحضرتؐ
کے ایمان لانے اور اقرار کرنے میں مقدم ہونے سے یہ مُراد لیجاے کہ حضرت نے
ایمان کے ظاہر کرنے اور زبان سے اقرار کرنے میں سبقت کی تھی اس صورت
میں اگرچہ جملہ پیغمبرون کی ارواح کا ایمان لانے میں برابر ہونا ثابت ہوگا لکن باوجود
اس کے بھی حضرتؐ کیلئے زبانی اقرار کرنے کی وجہ سے فضیلت میں سابق اور
مقدم ہونا ثابت ہوگا اور کوئی اشکال لازم نہ آئیگا ۱۴۳ صفحہ القول الشافی،،
غرض اس قول مذکور کے ہوتے ہوئے کسی کا یہ کہنا کہ سبقت اقرار لسانی ربوبیت

۱؎ یہ قول خود مولانا موصوف کے دست مبارک کا لکھا ہوا ہمارے پاس موجود ہے ۱۲

۲؎ کیا رسولخداؐ کے کمالات اسمیں داخل نہیں یا اُن کو بیغور کمالات ختم نبوت نہیں
جانتا یا مولانا کے لئے کوئی اور فتویٰ ہے ۱۲

۳؎ کیا بیغور اس سے اتنا بھی نہیں سمجھ سکتا ہے کہ کمالات نفسانیہ کی برابری مُراد ہے
نہ جاہ و فضل کے مرتبہ کی برابری ۱۲

نکے لئے کوئی فضیلت ہی نہیں ہے قائل مذکور کی خفت عقل کا کاشف ہے اور سبقت مذکورہ رسولخدا کے لئے جسطرح بمقابلہ انبیاء وارد ہے اسی طرح بمقابلہ باقی افراد صادر اول وارد ہے۔ کمافی العیاشی اور کتاب مذکور میں رسولخدا کی زیادتی استعداد و قابلیت کا احتمال بمقابلہ انبیاء جس طرح لم یجعل لاحد فی مثل الذی خلقنا منه نصیب ولایقاس بنا البشر کے امثال سے ظاہر ہے اسی طرح اُن سے محمد و آل محمد کی مساوات نفسانیہ بھی ثابت ہے جسکی تائید احادیث ذیل کے امثال کرتے ہیں "ان اللہ عز وجل خلق محمداً و عترته من طینة العرش فلاینقص منهم واحد ویزید منهم واحد فنحن الروح المصطفاة = کلنا محمد" اسکے بعد بیغوری سے جو کچھ کوئی کہے وہی خود اُس کا آخرت میں ذمہ دار ہے۔ اخبار دُر نجف میں جن حضرات کی تحریرات ہیں اُن میں سے بعض کیلئے گو لعلیہی الو اور لکھنؤ کے بلبل ہند کی مثال تک پہونچنا جائز کہا جائے جیساکہ نور الاعتقاد میں مساوات کے رد کرنے والوں کا پردہ ناموری چاک کرنا عنقریب شاید بمقابلہ تنقیص اہلبیت جائز کہا جائیگا لیکن طریق احتیاط اسوقت اُن کے لئے بھی اتنا ہی لکھنا مناسب قرار دیتا ہے جو حسب ذیل ہے۔ کہ احقر سنا کرتا تھا کہ قرآن ہی کی یہ شان ہے کہ محمد و آل محمد کے لئے کل قرآن آیات بینات ہے اور مومنین کیلئے بعض قرآن محکمات ہیں اور بعض متشابہات اور کفار کے لئے کل قرآن متشابہات ہے لیکن ناصبی کیطرح مساواتیوں پر لعنت کرنے والے نے رسالہ خیر الاعتقاد کے لئے بھی ناظرین کے سامنے بھی حال لعنتی شان سے پورا کرادیا ہے کہ محمد و آل محمد کی معرفت کا ملہ رکھنے والے حضرات کے نزدیک تو رسالہ مذکورہ کا مضمون عین ایمان و عرفان بطور آیات بینات ہے اور بعض حضرات نے باوجود اقرار کرنے اسباب کے کہ

اُس میں تصریحاتِ حق موجود ہیں رائے اُن مقامات کے موافق قائم کرکے کہ جو
لاتقربوا الصلوٰۃ کے عمل سے اُن پر متشابہات قرار پاگئے ہیں حالانکہ ایمانی فرض
متشابہ کو تابع محکم قرار دینا ہے یہ کہدینا کہ مشتبہ المُراد ہونے سے مفید ہدایت
نہیں ہے نہ معلوم اس طرز عمل پر قرآن کے لئے کیا فتویٰ ہوگا اسی طرح بعض حضرات
اُس درجۂ ختم نبوّت کی جگہ درجۂ ختم نبوت رکھا کر بے ربطی چال چلے ہیں اس زمانہ
کا یہی تقدس وعدالت ہے کہ ظلم کرنے کے لئے کسی قید کا خیال نہیں کرتے ہیں
اور بہجور ناصبی جیسے کے امثال پر کل خیر الاعتقاد بطور متشابہات قرار پایا ہے
غرض نگاہِ مریض سے صورت یوسف کیلئے عیب نہیں ثابت ہو سکتا ہے۔
خیر الاعتقاد کے یوسفی جمال کیلئے یوسف الدہر ممدوح الموالی والغیر منار الہدیٰ
مصباح الدجیٰ سلطان الواعظین ظہیر الکاملین مولانا السیّد سبطِ حسن صاحب قبلہ
مدظلہ العالی کی تقریظ ہی کافی ہے چہ جائیکہ اُس بحر تمقام شمس العلماء جناب
مولانا ناصر الملۃ والدین مدظلہ العالی کی تقریظ ہی اوس پر ہو چکی ہے جنکی شانِ عظمت
تبحرّ علم کیلئے اس وقت بہجور کی تسکین کے خیال سے دو نامور حضرات کی ذیلی عبارتین
نقل کرنا کافی سمجھتا ہون جس کے بعد کسی مومن کو خیر الاعتقاد کے حق ہونے میں
شک نہیں ہو سکتا ہے۔ جناب مولانا السیّد ظہور حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی
ناصر الملۃ والدین کی شان تبحرّ علم کو حسب ذیل ظہور میں لائے ہیں[له] اور مع ذلک
صدر المحققین بدر المدققین نجم الدین نائب ائمۂ مہتدین صفوۃ المصطفین
ابو الفضل جناب مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ غمرہ اللہ تعالیٰ بسابغ
عطائہ ومتع المومنین بطول بقائہ آمین نے اُس کے اخبار واحادیث

له یہ بھی آخر رسالہ میں ملاحظہ ہو ۱۲

منقولہ کی توثیق فرمائی ہے جو بنفسہٖ اُسکے معتمد علیہ اور موثوق بہ ہونے کی حجت[۱۵]
مستقلہ اور دلیل واضح ہے وکفی بذالک حجۃ ودلیلا۔ الخ ۱۴۳ صفحہ
مجالس حسینیہ حصہ اول "۔ اور جناب مولانا السید نجم الحسن صاحب قبلہ
مدظلہ العالی نے ناصر الملۃ والدین مدظلہ العالی کی شان تبحر علم کو بحسب ذیل روشن
کیا ہے " کتاب تذکرۃ الطاہرین الخ کہ از ابتدا تا انتہاء بسمع مبارک
جناب مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ دام برکاتہ رسیدہ است کتابی است
کہ مومنین باید از برکاتِ آن منتفع شوند الخ ۳ صفحہ تذکرۃ الطاہرین حصہ اول"
غرض زمانہ فساد کے نزاعی حال میں ایسے ہی مسلّم التبحر ناصر الملۃ والدین کی
تقریظ قابل سند و اطمینان ہوسکتی ہے خصوصاً جبکہ نزاعی حال سے پہلے[۱۵] اسی مسئلہ مساوات
کیلئے پانچ علمائے دین کی تقاریظ جنمیں سے نجم العلماء بھی ہیں حسب ذیل الفاظ
پر ہوچکی ہیں " اس سے مساوات جناب امیرؑ کی پیغمبر آخر الزمان سے کل باتوں
میں ثابت ہوتی ہے۔ الا ما اخرجہ الدلیل (سوائے اُسکے جسکو دلیل خارج
کردے) یعنی نبوت کہ وہ حضرت پیغمبرؐ آخر الزمان تھے۔ ۸۴ صفحہ لواعج الاحزان
حصہ اول " اسیوجہ سے ہم کو ایمانی طمانینت احادیث کے سمجھنے میں ایسی
حاصل ہوگئی ہے جسکے بعد مساوات نفسانیہ تامہ کے خلاف نفسانیہ سے
کوئی کچھ کہے قول فشل بول ہوگا۔ یہیں سے صبر بتصور حضرت ابوطالبؑ ہمارے
لئے امید کی چیز قرار پایا ہے اور مساوات نفسانیہ تامہ کا انکار علامت
بیغوری ہونے کے علاوہ ناصبی ملعون کی تائیدی شان ہے جو کسی طرح اُن اہل علم

---

۱۵ یہی توثیق ہمارے لئے باقرار متکلم لاثانی حجت مستقلہ ہے ۱۲

۱۵ یعنی ایک مالدار کی کوشش سے پہلے ۱۲

پر پوشیدہ نہیں ہے جو احقاق الحق نور اللہ رح کی سیر بہ ماغ صحیح کرتے ہیں۔ اور بیغور نے شمس الاعتقاد کے نو ۹ صفحہ پر اپنی بالکل جاہلیت ظاہر کی ہے بیشک علمائے فرقہ محقہ کی کتب میں مساوات کا نشان اُسی شخص کو نہیں دکھائی دیگا جو امثال صغارنا کبارنا ونحن شی واحد و صغیرنا وکبیرنا سواء کے انکار سے اپنے نور کو کھو کر قلبی نابینا ہو گیا ہو افسوس اس انکاری بیحیائی پر ہے کہ جس فرقہ کے ہادیان برحق اہل عصمت سے امثال الفاظ کلنا محمد و عدل النبی ولیس للہ آیۃ اکبر منی وعلیؑ نظیری وانا کلام اللہ الناطق فنحن الروح المصطفاۃ ولولا علیؑ لما خلقتک وارد ہیں اوسکے علمائے محققین کی کتب کو بحث مساوات سے خالی بتا کر اُنکی غفلت کا اشارہ کرکے اپنی جہالت بیغوری کا اظہار کسطرح کرتا ہے۔ اولاً تو عرفانی شی کیلئے اصطلاحی تلاش کیسی ثانیا جبکہ متاخرین کی کتب میں بھی ضعف دماغ سے نہیں دکھائی دیا تھا تو اصطلاح جدید کے چکر میں نجم الاعتقاد فی تحقیق المساوات ٹھکر کیون داخل ہوا یہ دماغ اس دخول کے صدمات اُٹھانے کے قابل نہ تھا جسمانیت کا مست روحانیت سواٰر کا ادراک کیونکر کرے پہلے دماغ کی اصلاح ضروری ہے۔ بیغور شمس الاعتقاد کے پندرہ ۱۵ صفحہ پر حسب ذیل بطور حقیقت کہتا ہے نہ بطور مجاز "حضور سید عالم کا مخلوق اول ہونا بدیہی ہے جسکا منکر بیدین ہے" اور گیارہ ۱۱ صفحہ پر مخلوق اول جوہر لطیف کو بلا توضیح شان تکوین حسب ذیل کہتا ہے

---

[۱] ظلمانیت دور کرنے کیلئے قول ذیل کے امثال کافی ہو سکتے تھے اگر عقل و ایمان کی متابعت کرتا وان المراد المساواۃ فی اصل العبودیۃ الخ ویجوز ان مراد المساواۃ فی مادۃ التکوین وھی الطین الخ ازمنا بر الاسلام ،، ۱۲

"خداوند عالم نے کل مخلوقات سے پہلے ایک نور (جوہر لطیف) خلق فرمایا تھا۔ انتہیٰ"
جسکے بعد نجم العلماء کی تصدیق و توثیق بیغور کے بیدین ظاہر کرنے کیلئے وجود رسالہ
تک کافی سند رہے گی۔

(فائدہ) شمس الاعتقاد کے گیارہ صفحہ پہ باقرار بیغور نور مذکور چہاردہ معصومین[۲]
کی اصل ہے صفحہ مذکور کے الفاظ کے بعد بھی اگر اصالت مذکورہ کا انکار کرے
اور اُن کی اخوتِ[۱] قدسیہ کو نہ مانے تو اپنے بے اصالت ہونے کا ثبوت دینے والا
ظاہر ہوگا البتہ یہ نہ معلوم ہوا کہ ان فروع مذکورہ کی پیدائش کے بعد اصل مذکور
بیغور کے نزدیک باقی رہی یا نہیں بنا بر ثانی عقل و نقل دونوں کا دیوانہ ہے
اور بنا بر اوّل اوسکے اور رسولخدا کے درمیان اگر کچھ بھی فرق نہیں ہے تو اصل
و فرع کی عینیّت بیغور کے بے عین ایمان ہونے کے لئے کافی ہے اور اگر فرق ہے
تو مشخص و معیّن کرکے بتائے کہ اُس کو کیا کہا گیا ہے شیخی عزازیلی تکبّر والے کے لئے
حقیقت ایمانیہ ہی کہاں ہے جو بتائے محتمل ہے کہ اب اقوال ذیل سے فائدہ حاصل
کرے "نور نبیؐ مخاطب لولاک لما خلقتُ الافلاک سے مراد[۳] ہے" ان قول ذیل
مصدقِ نجم العلماء بابت آیۂ ولقد آتیناک سبعاً من المثانی والقرآن العظیم

[۱] محمد و آل محمد کی مساوات نفسانیہ اگر رسولخدا کی منقصت کا سبب ہے جیسا کہ بعض ناقصین نے بیغور کی
جہالت کو پختہ کیا ہے تو منقصتِ امیرؑ کا سبب بھی ضرور ہے کیونکہ دونوں کی افضلیت ائمہؑ پر بمفاد
فلہما فضلہما مسلمات شیعہ سے ہے لہذا بیغور کا مدعی تشیع پر ایک کو پیش کرنا اوسکا اصلی سبب شیخی نفاق
ہے ورنہ غلو کی رگ کیلئے ثانی کا پیش کرنا انسب تھا اور اگر سبب منقصت نہیں ہے تو فقط اس خیال کا
دیوانہ ہے کہ ہمپر اعتراض کیوں کیا ۱۲۔ [۲] علامۂ وحید سرکار مرزا کے قول ذیل میں نظر کرنا بصیرت
کا سبب ہوگا ما دلّ اللہ یدل علیہ عقلاً و نقلاً انہ اولیٰ بہم من انفسہم بالاولویّۃ

اصل مخاطب نور ہے جسکے سب اجزا[۵] ہیں الخ ۴۴۲ صفحہ قرآن مترجم مقبول" وہی نور ہے جسکے لئے حسب ذیل کہا گیا ہے " قال المجلسی رح قال بعض الافاضل المراد بخلق الروحین بلا بدن خلقهما مجردین وجعلهما واحد ثم جمعهما فی بدن مثالی نورانی لاهوتی وتقسیمهما تفریقهما واجعل واحد منهما فی بدن شهودی جسمانی واستجالة تعلق الروحین فی بدن واحد شهودی جسمانی لا فی الابدان المثالیة اللاهوتیة الخ" اور جسکو وجہ ادباری مقام نبوت قول ذیل میں کہا گیا ہے " یکروے از عقل روے اقبالی او است بسوئے حق وآن باطن او است ومقام ولایت است وروے دیگراز او روئے اقبالی او است بسوئے خلق کہ ادباری عن الحق است وآن ظاہر او است ومقام نبوت است ۴۰ صفحہ تحفة الملوک" اور جسکے اعتبار سے بفاد کلنا محمد ہر ایک کیلئے بشان قول ذیل " انما اشرف کل موجود بغلبه الوحدة فیه الخ فکل ما هو ابعد عن الکثرة فهو اکمل الخ ۲۶۰ صفحہ عین الیقین" صادر اول کی اکملیت واشرفیت حاصل ہے جو کہ دراصل محمد وآل محمد کی وہ حقیقت ہے جسکا بیان حسب ذیل ہے۔

التی کانت لرسول الله وهی ان الله سبحانه خلق الاشیاء له ولاهل بیته الطاهرین الخ ۲۲۲ - انه تعالی خلقهم له لا لسواه ولا لانفسهم فجعلهم السنة ارادته ومحال مشیته الخ ۳۰۳" ۱۲

[۵] تقسیم مثالی سمجھنے کیلئے قول ذیل کافی ہے۔ فاذا اردنا قسمة جسم مثلاً فی الخیال الی نصفین فلا سبیل لنا الی ذلک الا بابداع نصفین لا ان تقسم ذلک الجسم الیهما - الخ ۲۷۶ صفحہ عین الیقین" ۱۲

تظهر ان وجود المشیّۃ والحقیقۃ المحمدیۃ بنوع
التساوق کالکسر والانکسار الخ ۳۱۷ ان حقیقۃ محمد وآله صلی الله
علیه وآله لما کانت اول ما خلق الله سبحانه کما نطقت
به الاخبار المستفیضۃ بل المتواترۃ ولم یکن اکمل واصفی وابهی
منها ولم یخلق اعلی منها مرتبۃ وبمقتضی خطاب ادبر امروا
لتبلیغ الاحکام الالهیّۃ للمکلفین الخ ۳۳۵" اسی وجہ سے
ادباری مخاطب ومامور تبلیغ کو قول سابق میں مقام نبوت ما به النبوّۃ
والامامۃ کہا گیا ہے اسی کی شان کا ذکر حدیث ذیل کے امثال میں محتمل
ہے " ذلك اذا لم یکن بینه وبین الله احد ذلك اذا تجلّی الله
له الخ تلك النبوّۃ بازدادۃ" اور اسی نبوت خاصہ کے اطلاق کا ذکر
قول ذیل میں متصوّر ہے نہ اصطلاحی غیر تکوینی کا " ان الامامۃ ریاسۃ
الٰهیۃ وشرافۃ نفسانیۃ الخ وهذا المعنی قد یطلق علیه
النبوۃ ایضا ولا فرق بینهما من هذه الجهۃ - الخ ۳۶۹-
صفحہ اربعین الحسینیه حجۃ الاسلام قمی" اسکے بعد کس سمجھدار کو جناب مجلسیؒ کے

له یہیں سے حسب ذیل ہے " کتاب حبل ممدود جسکو بلا واسطہ خدا سے تعلق ہے اور اوپر
وجود نبی وامام سے بیننا وبین الله عمود من نور الخ حقیقت امام وہی حقیقت کتاب
نورانی ہے جسکو روح سے تعبیر کیا گیا ہے یہی کتاب ما به النبوۃ والامامۃ ہے اُن کے وجود کیساتھ ہے اور اُنکی
حقیقت سے متحد" ۱۲ ۔ له اسی سلطنت مخصوصہ رسولخدا کا ذکر علامہ وحید کے قول ذیل
میں ہے " فتلك الولایۃ والسلطنۃ التی خصّه الله سبحانه بها فهی
بعینها بلا زیادۃ ولا نقیصۃ موجودۃ فی اوصیائه الخ ۲۷ صفحہ - ۱۲-

قول ذیل میں شک رہ سکتا ہے "فلافرق فی المسمّیٰ بل فی الاسم" اسی مسمی کے حالات ذیل کے امثال ہیں۔ قال انّ لی مع اللہ حالات لا یسعنی فیہا ملک مقرب ولا نبی مرسل قال الصادق[۳] لنا مع اللہ حالات نحن فیہا ھو وھو فیہا نحن الّا انّہ ھو ھو و نحن نحن الخ" ان اقوال مذکورہ سے فائدہ نہ حاصل کر سکنے کی صورت میں سوائے حال بیغوری اور کچھ نہ ہوگا غرض بمفاد قول ذیل "النفس[لہ] الکلیۃ التی فوقہا العقل الکلی وھو ماوی النفوس الکلّیۃ ۲۴ صفحہ عین الیقین" عقل کلّی روح اعظم ماوائے نفوس کلّیہ الٰہیہ عین[۵ٰ] علم الٰہی حادث جنبۂ تجرّدی نفس رحمانی کیلئے نور محمدی بمنزلہ جسم وظاہر ہے جیساکہ قول ذیل میں اشارہ ہے "چون نور محمد[ص] مقام جسم لطیف اواست و مقام جسم البتہ مؤخر از مقام عقل اواست بحسب رتبہ اگرچہ باہم باشند بحسب وجود

لہ جبکہ قول جناب امیرؑ سے بتصدیق نجم العلماء قرآن مترجم مقبول کے چارسو انیس ۴۱۹ صفحہ پر حسب ذیل ہے "چوتھا نفس کلّیہ الٰہیہ اسکی پانچ خاصیتیں یہ ہیں الخ" تو اسکے بعد روح اعظم کو عقل کلی کہنے پر بیدینی کہنے کی جرأت کرنا بذریعہ تصدیق نجم العلماء بدرجۂ اولویت یعسوب الدین پر حملہ کرکے بیغور کا پکا بیدین ہونا ہی ۱۲۔ ۵ٰ اسی مقام کیلئے بمفاد کنا بعلمہ انواراً الخ اقوال ذیل مفید ہیں۔ فالعقل الاجمالی کانہ بعینہ ھو جملۃ تلک[۱] العقول التفصیلیۃ فی وحدۃ الخ العقول التی ھی فیوض العلم الحق و اظلالہ الخ فاوّل فیضہ تعالیٰ من التفصیل ایضاً امر وحدانی کما قال سبحانہ وما امرنا الا واحدۃ الخ وما من المعلول فی العلۃ انما ھو اصلہ وسنخہ ۱۴۰ بمفاد امثال حدیث جابر کان اللہ ولا شئ غیرہ الخ خلق محمد او خلقنا

خارجی مثل حرکتِ ید با حرکت مفتاح الخ از معدن الاسرار قزوینی'' افسوس بیغور انیس ۱۹ صفحہ شمس الاعتقاد کیلئے اتنا بھی خیال نہ کرسکا کہ حدیث میں صلاحیتِ نبوّت کی نفی اسبات کو ظاہر کرتی ہے کہ حضرت علیؑ کے لئے نبوت (استقلال) میں مفسدہ تھا مصلحت نہ تھی اور قابلیّت عام ہے اور مفسد کی وجہ ظاہر ہے بہرحال بیغور نے اُنیس ۱۹ صفحہ شمس الاعتقاد پر بحسب ذیل '' مطلق نبیؐ کے لئے جن اوصاف وکمالات کی ضرورت ہوتی ہے وہ آپ (علیؑ) میں متحقق تھے '' خود گویا اقرار عقلی کیا ہے کہ مطلق نبوت کے اوصاف وکمالات کا تحقق بغیر وحی مطلق نبوت سبب تام نبی ہونے کا نہیں ہے کیونکہ نبوت کا تحقق واطلاق وحی نبوت پر موقوف اور صحیح ہے لہذا یہی حال بیغور کو یہاں سمجھنا مناسب تھا البتہ اُس وحی ختم نبوت کے لئے تعدد محال ہے جسپر اطلاق ختم موقوف ہے نہ اُسکے اوصاف وکمالات کیلئے اسیوجہ سے مولانا السیّد ظہور حسین صاحب قبلہ کا جواب سوال ذیل بلا اشکال قرار پایا ہے حسب ذیل دیکھو

(سوال) قرآن میں رسولخداؐ کو میت کہا گیا ہو اِنّکَ میّت وانھم میّتون اور بلحاظ حکم لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء شہید اصطلاحی[۱] کو میّت کہنا غیر مستحسن کم از کم ضرور ہے جس سے

اھل البیت معہ من نور عظمتہ فاوقفنا اظلہ الخ یفصل نورنا من نور ربنا الخ در ۱۲

[۲] نہ حقیقتہً چہاردہ مین سے اور اضافت بلحاظ افضلیت ہے مثل ذکر نبی آیہ درود ـــ میں ۱۲

[۱] ان المقتول ح لا یعد شہیداً بالنسبۃ الی الاحکام وان شارک الشہید فی الفضیلۃ حاشیہ صفحہ ۱۴ شرائع الاسلام ۱۲

صاف ظاہر ہے کہ رسولخدؐا کو اصطلاح فقہا میں شہید نہیں کہہ سکتے ہیں اگرچہ آپ کو شہید کے تمام کمالات وفضائل وغیرہا (مثلاً حیات وغیرہا) بطریق اولی حاصل ہیں ایک شخص کہتا ہے کہ جسطرح تمام اُمت رسولخدؐا کو باوجود شہید نہ کہنے کے تمام کمالات وفضائل شہادت سے حقیقتہً متصف سمجھتی ہے اسیطرح ہم امام حسینؑ یا دیگر ائمہ اہلبیتؑ کو باوجود نبی نہ کہنے کے تمام کمالاتِ ختم نبوت سے حقیقتہً متصف سمجھتے ہیں (اور نزول وحی نبوتؐ میں داخل ہے کمالات نبوت سے نہیں ہے) پس جسطرح رسولخدؐا شہید نہیں کہلاتے باوجود تمام کمالاتِ شہادت حاصل ہونے کے بوجہ نہ حاصل ہونے قتل وموت فی المعرکہ کے اور نبی کہلاتے ہیں اسیطرح امام حسینؑ نبی نہیں کہلاتے باوجود کمالاتِ نبوت بلکہ کمالات ختم نبوت حاصل ہونے کے بوجہ آیہ خاتم النّبیین اور عدم نزول وحی کے اور شہید کہلاتے ہیں لیکن افضل سب ائمہ سے رسولخدؐا یقیناً ہیں۔ چونکہ اِن حضرات نے رسولخدؐا سے روحانی نمو اسطرح حاصل کیا ہی جسطرح فروع اصل سے نمو حاصل کرتی ہیں اور آبِ حیات اِن کا علوم وحی ہیں جو اس اصل سے اِن فروع تک پہونچ رہا ہے یہ شخص جو ایسا کہتا ہے فرقہ اثنا عشریہ سے خارج ہے یا نہیں۔

(الجواب) بظاہر کوئی امر قادح نہیں معلوم ہوتا۔ واللہ اعلم۔ الاحقر المذنب ظہور حسین عفی عنہ

اگر جناب مجیب موصوف مدظلہ العالی کے نزدیک ظہور مذکور کی اتنی مدّت کے بعد کوئی امر قادح اب ظاہر ہوا ہو تو اس میں بیغور کیونکر استحالہ سمجھ سکتا ہے آخر میں بیغور کیلئے اتنا خیال ضروری ہے کہ رسولخدؐا کے لئے جو مزایائے منصوصہ مخصوصہ ثابت ہیں اور سکے اعتقاد میں اُن کو لفظ نبوّت شامل وحاوی ہو سکتا ہی

؎ یعنے نزول وحی تو امام نبوت بظاہر کہا جا سکتا ہی۔

یا نہیں۔ بنابر ثانی رسولخدا کی حدیث ذیل کے امثال میں بیغور نقصان دکہانے
والا اور باطنی طور پر راد قرار پاتا ہے "دیا علی انت منی مکی فیما عدا النبوۃ"
اور بنا بر اول بیغور نے اخبار درنجف کے مضمون کی غلط شرحیں بطور بہتان بانکر اصوات
کیون دی ہے کیا اسی کا نام ترویج دین ہے جسکی تائید علامت غفلت یا نفسانیت
علمی تشنیع غیبت نہیں اذا لم تکن للمرء عین صحیحۃ فلا غرو ان یرتاب
والصبح مسفر جبکہ ۱۶۵ صفحہ القول الشافی سے جناب مولانا السید
ظہور حسین صاحب قبلہ بصراحت شیخ مفید رح کے لئے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ وہ جناب
کنت نبیا وآدم بین الماء والطین کے امثال سے بطور واقعی رسولخدا کیلئے
آدمؑ سے پہلے نہ وجود حقیقی مانتے ہیں اور نہ نبوت و رسالت تو ایسی حالت
میں بیغور شمس الاعتقاد کے پندرہ ۱۵ صفحہ پر حسب ذیل "حضور سید عالم کا مخلوق
اول ہونا بدیہی ہے جسکا منکر بیدین ہے"، اپنی اس بے قید عبارت سے جناب
شیخ مفید رح کو بیدین کہکر کیون بیدین و فاسق بنا جس کی سند کے لئے شاید متکلم
لاثانی ہی کافی ہوں۔ دیکھو علامہ شخص وہ ہے جو اسطرح کہتا ہے "لا یضرنا
خلاف الشیخ المفید رح والسید مرتضی رح اذ ھو خلاف
صریح الاخبار المستفیضۃ وضرورۃ مذھبنا الآن ۶۹" اور
ہم اسطرح کہہ سکتے ہین کہ بیغور کے ہمخیالوں کا خلاف ہم کو مضر نہیں ہے کیونکہ وہ
اون احادیث معینۃ واقعیۃ غیر زمانیۃ کے صریح کے خلاف ہے جو کسی طرح چہاردہ
کی افتراقی شان کی احادیث کے منافی و مناقض نہیں ہیں کیا بیغور عالم ارواح اور عالم
اشباح کا فرق نہ سمجھ سکا یا صاحب انوار نعمانیہ کا یہ فرمانا یاد نہ رہا کہ ان انوار

لہ محقق طور پر تعددی ظہور عالم اشباح سے متصور ہے اور امرت الملائکۃ بالسجود لک
اذ کنت وعاءً لتلک الاشباح الخ یا آدم ھذہ اشباح افضل خلقی الخ ۳۹۶

مرادوہ اجسام لطیفہ نورانیہ ہیں جو اجسام عنصریہ کی صور و ہیأت پر ظاہر ہوئے ہیں
انہیں چودہ کا بیان خیر الاعتقاد کے اکیس ۲۱ صفحہ کے حاشیہ کی حدیث میں محتمل ہے
اور ان امور سے قطع نظر کرنے پر بھی بطور الظاہر عنوان الباطن نوحؑ کے تقدم
زمانی کا ابراہیمی کمال کیلئے مانع نہ ہونا تو ظاہر ہی ہے ورنہ آیۂ انّ من شیعته
لابراھیم کا ظاہری احتمال مصداق نجم العلماء دمشکلم لاثانی کہا جائیگا۔ غرض انہیں
اسباب تشیع کے لحاظ سے مسئلہ مساوات باستثنائے نبوتؐ کیسا ضروری مسئلہ
ہو گیا ہے کہ ناصبی ملعون ہے بید بینی سنا علامہ حلیؒ کا فخر قرار پایا ہے افسوس
یہ ہے کہ ان اول بیت کے اہل کی اوّلیّت کے انکار نا اہل پر فتوی بصورت
فتنہ نے ایسا غیر موفق کر دیا کہ ایک شیخ کے مقابلہ میں مضمون الصالحون
للہ والطالحون لی کے ورود کا خیال تو کجا خود اپنی اُن تحریروں کا خیال بھی
نہ رہا جو کہ اُس رسالۂ نور المساوات پر ہو چکی ہیں جس میں جناب سید حسن صدر
مدظلہ العالی ایسا علم مجتہد کی تحقیق حسب ذیل درج ہو چکی ہے (فہم حقیقة
واحدة فی النورانیة وان اختلفت مراتب الفضل - ۶ صفحہ -
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حقیقت محمدیہؐ کہ عبارت از نور اول وصادر اول است
عبارت از رسول اکرمؐ است و ائمہ اثنا عشر ہیں اینہا در عالم انوار عالم کل ماذکر

ہیں ہذہ الاشباح افضل خلقی نہ فرمانا اسبات کیلئے کافی دلیل ہے کہ افضل خلق اُن ارواح
چہاردہ کی صفت ہے جسکے لئے اول ما خلق اللہ اروا حنا کے امثال وارد ہیں اور جن میں باعتبار
نفس النفوس روح اعظم مساوات نفسانیہ محقق ہے ۱۲۔ ۵ اسی کے لحاظ پر صاحب انوار نعمانیہ نے
نقطلہ فضیلة قول ذیل میں کہا ہے ان النبیؐ والائمةؑ قد خلقوا من نور واحد وا
لہ فضیلة ۵ صفحہ "غیرت علمیہ ہے تو یہاں بھی فتوی فساد ہو جائے ۱۲۔

(فی السوال) بودند اخبار چنین دلالت دارد فافہم حسن صدر الدین الموسوی مُہر
۱۱ صفحہ نور المساوات = اسی قول مذکور کے موافق بڑے بڑے علمائے محققین کے
اقوال ہیں جن میں سے اُس علامۂ وحید کا قول ذیل اس وقت قابل ذکر ہے جنکے
سامنے میدان علم میں بڑے بڑے متکلم لاثانی بھی گل نظر آئینگے ۵۱ وبالجملۃ المدعی
لعلمہم لا یفرض لہم وقتاً لا یعلمون فیہ بل یدّعی ان اللہ تعالی
اوجدہم عالمین لا یفقدون شیئاً من الکمالات من بدو
خلقتہم لانہم الصادر الاوّل لا یتطرق الیہم النقص ابداً
متی اتصفوا بالجہل حتی یستصحب الخ ۳۳۵ صفحہ احقاق الحق قل
اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ والمومنون الخ یعنی مع رؤیتہم
للاشیاء واطلاعہم علیہا عیاناً وحضورہا ۵۲ لدیہم دائماً
تخبرہم الملائکۃ والجن وغیرہما بہا اظہاراً للخدمۃ منہم وما
مودتہم عن اللہ سبحانہ الخ بہذا الطریق نجمع بین الفرقتین

---

۵۱ اس میں اس زمانہ کے حضرات کیلئے اس اشارہ کا احتمال کیونکر ناممکن ہو سکتا ہی کہ جو علم اخبار
ائمہ کا مدعی ہو کر ائمہ کیلئے وقت جہالت تجویز کرے وہ اپنی جہالت کا مثبت ہی ۱۲۔ ۵۲ اسی قول علامہ
سے بعض حضرات کے قول ذیل کا نقصان اور جہالت پر مشتمل ہونا ظاہر ہوتا ہی۔ یہ امر کسی وقت بھی محل نزاع
و بحث نہ تھا کہ ہر ایک حجت سابق اپنے لاحق کیلئے الخ ''۱۲۔

۵۳ یہی وہ کمال ہے جسکے لئے ذیل کے اقوال ہیں وہذا الترقی والکمال حاصل لکل
المعصومین الاربعۃ عشر دائماً فہم علی الدوام فی ہذا المعراج وجمیع
مراتبہم فی جمیع الاحوال علی وجہ التمام والکمال الخ (ہذا مقام العلیۃ)
علمہم بالاشیاء بطور الاحاطۃ الخ اذ نذکر فی الفصل الآتی انہ لا
معنی لحصول الصورۃ فی الذہن فی حقہم اذا کانوا ہم محالاً وعاءً

من الاخبار المفرقة الدالة علی اخبار الملائکة والجنة ایاھم باخبار الخلائق واعمالھم والمفرقة الدالة علی رویتھم ومشاھدتھم للاشیاء عیانا وکون الدنیا والعالم ومافیھا عندھم کالدرھم فی ید واحد منکم یقلبه کیف یشاء ۳۱۹"

بہرحال جناب شیخ مفیدؒ کی شان مذکور پر اظہار حسب ذیل کہنا مناسب ہے کہ وہ ختم نبوت ورسالت جسکا اقرار مسلمان ہونے کیلئے ضروری ہے بمفاد ذیل ہی قرار پاسکتی ہے "ختم نبوت رامفادے بباشد خبر منسوخ نشدن احکام شرع اقدس از اربعین الحسینیه" لہذا اسی کو قول ذیل میں اتفاقی امر بیان کیا گیا ہے "اما سید الانبیاء فنبوته الشریعتیه عامة مطلقة من زمانه الی یوم القیام فی الظاہر بلا خلاف فیه من احد من المسلمین وفی الباطن ونفس الامر نبوته عامة علی جمیع الازمان والعوالم قبلا وبعدا الخ"

ناظرین خیال فرماسکتے ہیں کہ قول مذکور کی پہلی شان پر نبوت ورسالت کا اقرار رسولخداؐ کی وہ ادنی معرفت ہے جس کا بیان حدیث ذیل بحار میں ہوا ہے۔ "وادنی معرفة الرسول الاقرار بنبوته وما اتی به من کتاب

لمشیة الله التی بها صار الشیٔ شیئاً ودخل فی عالم الوجود ۳۱۹" مراد مشیت ختمیه کا علم احاطی ہے جسکی مساوات خیر الاعتقاد کے بارہ صفحہ پر بیان کی گئی ہے جو شہادت عقلیہ ہو نہ اخباریہ۔ غرض رسولخداؐ کے انتہائی مقام بشریت شرافت نفسانیہ پر بوراثت بتعلیم خدا الشان سما ھم الی رتبته وفبلغ الله بکم الخ ارفع درجات المرسلین فائز ہونا خاص اوسی شخص کی شان ہے جو کہ رسولخداؐ کی طرح مقام علیت رکھتا ہے خیر الاعتقاد کے ۳۲ صفحہ کی پہلی سطر کا یہی حاصل ہے ۱۲۔

اوامر اونہی فذالک من اللہ عزّ وجل،، اور قول مذکور کی دوسری شان
پر نبوّت کا اقرار رسولخداؐ کی وہ اعلیٰ معرفت ہے جسکا ادنیٰ حدیث بالا میں بیان
کیا گیا ہے اور جناب شیخ مفیدؒ کے مسلک پر ختم نبوّت کی وہ تفصیلی نشان
اور فضیلت جو بذریعہ اشباح و اسماء و بشارات ظاہر کی گئی ہے اُس پر اعلیٰ معرفت
رسولؐ کا ترتب قرار پاتا ہے۔ محتمل ہے کہ رسولخداؐ کی ادنیٰ معرفت کے مقابلہ
میں اُن حضرت کی اعلیٰ معرفت بطور اجمال سُنکر بیغور کو اس لئے غش آجائے
کہ اب اوس کی جہالت کا پردہ چاک کر دیا گیا اور امامؑ کی اعلیٰ معرفت بطور
اجمال کے بنانے میں جو آڑ اور عذر پکڑتا تھا وہ بالکل برطرف کر دیا گیا ممکن ہے کہ
اسکے بعد امامؑ کی اعلیٰ معرفت بطور اجمال کا سوال کرنا بیغور سے ہمیشہ اُس کے
لئے ندامت جہالت کا سبب ہوا کرے یا کبھی اُس اقرار حق کا موجب ہو جائے
جس کے لئے حدیث ذیل کا لفظ ادنیٰ ،، وادنی معرفۃ الامامؑ انّہ
عدل النبیّ الّا درجۃ النبوۃ ،، یہ یقین دلا رہا ہے کہ امامؑ کی معرفت
اعلیٰ بطور اجمال وہی ہے جسکو کلّ ما کان لرسول اللہ فلنا مثلہ الّا النبوۃ
والازواج کے امثال میں بیان کیا گیا ہے انھیں امثال سے فرقہ ناجیہ کا
قول ذیل ہے ،، کلّ ما اشترط فی النبیؐ من الصفات فھو شرط فی
الامامؑ ما خلا النبوۃ ،، اسی مستثنیٰ کے مطلق اور اُس کی جاہی شان میں
رسولخداؐ کو مرسلین سابقین سے وہ مماثلت جاہیہ حاصل ہے جسکا بیان
قول ذیل میں ہے ،، انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیّین من
بعدہ الآیہ الخ وانما شانہ فی حقیقۃ الارسال واصل
الوحی کشان سائر مشاہیر الانبیاء الخ ای الخ من
غیر تفاوت بینک وبینھم فی حقیقۃ الایحاء واصل الارسال

ثما الکفرۃ بیسئلونک شیئا لم یعطه احد امن هولاء الرسل الخ
وقد فضل اللہ تعالیٰ نبینا محمداً بان اعطاہ مثل ما اعطی کل واحد
منھم ۔ ۹۷ ، ۴ صفحہ جلد ۳ تفسیر العلامۃ ابی السعود ،، اور اسی مماثلت مذکورہ
کے اعتبار سے رسول خدا نے انبیاء کو اپنے بھائی بیان کیا ہے باوجودیکہ
لم یجعل لاحد فی مثل الخ ولا یقاس بنا البشر کے امثال سے مغایرت
نوعیہ محققین نے ثابت کر کے انبیاء کو آل محمد کے شیعہ گروہ میں داخل کیا ہے
یہ بھی خیال رہے کہ ناصبی بیغور پر ہی موقوف نہیں ہے بلکہ جن حضرات نے بھی
مماثلت مذکورہ انبیاء کو کمالات نفسانیہ میں قرار دیا وہ کبھی امام کی افضلیت
انبیاء سے سابقین پر نہ ثابت کر سکے مگر سابق کا اختلاف محل تقیہ سے قطع نظر
کرتے ہوئے بھی قصور ہوگا نہ بیغور کی سی تقصیر بڑا افسوس یہ ہے کہ بیغور قانون
ذیل سے بھی فائدہ نہ اٹھا سکا ،، اما ثبت المساواۃ بین اشیاء متشارکۃ
لشئی واحد فی الطبیعۃ النوعیۃ انتفی عدم المساواۃ بینھما
فان طبیعتھما لما کانت واحدۃ فلو کانت غیر متساویۃ لاختلفت
طبیعتھا فیلزم اجتماع النقیضین ۹۷ ،، یہ قانون علمی غیرت والے
کو دو چیزوں میں طبیعت نوعیہ کے اندر مساوات ثابت ہونے کے بعد ہرگز
اجازت نہیں دیتا ہے کہ کسی شخصی فرق کی وجہ سے اُن دو چیزوں کے لئے یہ بات
کہی جائے کہ ان میں مساوات نہیں ہے کیونکہ یہ کہنا ظاہر کریگا کہ اُن دو چیزوں
کی طبیعت نوعیہ میں مغایرت ہے جو پہلے مانے ہوئے کے خلاف ہے اسیوجہ
سے کہنے والا اجتماع نقیضین پر دیوانہ سمجھا جائیگا خصوصاً لم یجعل لاحد الخ
کے امثال کے ساتھ جبکہ اہل عصمت نے یہ کلیہ بھی بیان کر دیا ہے کل ما
کان لرسول اللہ فلنا الخ جس سے محققین پر یہاں تک روشن ہو گیا ہے کہ

ان حضراتؑ کی مساواتِ نفسانیہ کے منازل کے علاوہ جاہیہ منازل میں بھی سوائے
نبوّت شانِ جاہی شخصی کے اور اُسکے مزایائے منصوصہ مخصوصہ کے جو نبوت ہی ہیں
بدلیل اشال یدیا علی انت شریکی فیما عدا النبوۃ ،، منطوی قرار پاتے ہیں
مماثلت و معادلت ہے اسی نظر دقیق پر جناب شیخ علی بحرانی کے لفظ جمیع منازلہ کی
قدر قول ذیل میں ہو سکتی ہے "انہٗ یعادلہٗ فی جمیع منازلہٗ الا فی تلقی الوحی
الیہ بلا واسطۃ البشر ،، اور حدیث بُت شکنی میں ھو غیر مطیق
لحمل اثقال النبوۃ فرمانا لحاظِ صامتیّتِ شرعیّہ خارجیّہ ہے جو ذیل کے بشری
تعلق خاص سے برطرف ہو جاتی ہے "روح القدس وبہا حمل النبوۃ فاذا
قبض النبیؐ انتقل روح القدس الی الامامؑ الخ = فقال یا نبیّ عند العمود
ینکشف لک الحال یرید بعد قتلہ لان العمود ینتقل (یہ لفظ بظاہر
لباس بشریّتِ عنصریّہ کے لئے ہے) الیہ بعدہ الخ ای عند خروج روح
الامام السابق یتساوی علمہ الامام اللاحق والسابق (مثل مجمع النورین)
کما روی عنہمؑ الخ = بماذا علمت ذلک قال (علی نقی) دخلنی من
اجلال اللہ شئ علمت معہ ان ابی قد مضی ،، اسی کی شہیدیّت وریاستِ
الٰہیّہ داخلیّہ کے لئے سرکار مرزا علامہ وحید نے حسب ذیل فرمایا ہے "ومن
المعلوم ان من جملۃ ما ھو کمال فی حق المعصومین الاربعۃ عشر و
عدمہ نقص فیہم ھو القدرۃ التامّۃ والریاسۃ الکاملۃ العامّۃ
وھی الولایۃ المطلقۃ الخ فتلک الولایۃ والسلطنۃ التی خصّہ
اللہ سبحانہ بہا فہی بعینہا بلا زیادۃ ولا نقیصۃ موجودۃ فی
اوصیائہٖ الخ باتفاق الفرقۃ الناجیۃ الخ ،، چونکہ اس عینیّتِ
اجماعیّہ مذکورہ پر موٹی عقل والے ہنوز ایسے کے لئے ایمان لانا قریب بمحال تھا

جیساکہ ارتدادی شان پر ہبغور سے شروع نجم الاعتقاد میں ظاہر ہو چکا ہے علامہؒ
وحید نے اعتقاد مذکور اتفاقی کی حقانیّت وواقعیّت کیلئے حسب ذیل فرما کر
اجماع مذکور کی معقولیّت کا محل ظاہر کردیا ہے اسکے بعد بھی ہبغور فرقۂ ناجیہ کے اجماع
مذکور سے علیحدگی کا اعلان کرے تو اُس کی نفسانیت سے تعجب کی بات نہیں ہے"
اذ عرفت مختصراً" ان الخلق والعباد عبید رق للمعصومین الاربعة
عشر سلام اللہ علیہم فنشرع فی الجواب عن بعض الاشکالات الخ
امّا الاشکال الثالث وهو انّ الائمةؑ لو کانو مالکین للخلق بطریق
الاشاعة لزم ان لا یکونوا مستقلّین فی رقبة الخلق لهم ولو
استقلّوا الزم ان یکون للملک الواحد مالکون متعدّد دون
مستقلّون وهو غیر معقول ففیه اوّلاً انّ وراثة الخلق کما ذکرنا
مثل وراثة میراث الانبیاءؑ کلما قلت هناك قلنا هُنا وثانیاً انّ
المعصومین سلام اللہ علیهم وان کانوا متعددین فی الظاهر لکن
فی الواقع فی حکم شخص واحد اوّلنا محمد وآخرنا محمد واوسطنا
محمد وکلنا محمد الخ ولکنهمؑ تفضّلاً من علی الخلق عاملوا معهم
معاملة الاحرار الخ. ۷۰ صفحہ احقاق الحق" جو شخص قصد اوّل بالذات
میں حضرات چہاردہؑ معصومین علیہم السلام کو شخصِ واحد کے حکم میں باعتبار حقیقت
روحانیہ محمدیہ (روح الامر ونفس الامر) نہیں سمجھتا ہے تو وہ بطور واقعیّت اپنے
کو ان حضرات چہاردہؑ کا غلام ثابت نہیں کر سکتا ہے اور نہ بطور عقل اپنے کو
چہاردہؑ کا غلام خود سمجھ سکتا ہے بلکہ فاطمۃؑ بضعة منی کے امثال کو بے حقیقت
مخالفین کیطرح سمجھنے والا ہوگا۔ یہ بھی غلامی سرکشی کا ایک درجہ کفران ہے جس سے
چہاردہؑ کی محبتِ حقیقتہ کے ثمر وفائدہ سے محروم رہیگا۔ ہبغور اپنے جہل وعقل کی

معیتِ دہریہ کو نہیں توڑ سکتا ہے تو نورانیت والوں کی معیت دہریہ (واقعیہ) کا منکر کیا کر سکتا ہے۔ اہلبیتؑ پر ایک ظلم تھا جو گذر گیا بلکہ بے فطرت ہونا ظاہر ہو گیا خصوصاً جبکہ معیتِ مذکورہ اُس فضل وہبی بغیر طلب واکتساب میں بھی داخل قرار پاتی ہے جسکا ذکر حدیث میں امامؑ کیلئے حسب ذیل ہوا ہے " لا لہ مثل ولا نظیر مخصوص بالفضل کلہ من غیر طلب منہ ولا اکتساب ۱۸۷" اسی عرفان پر خیر الاعتقاد کے تینتیسؔ صفحہ میں مبدءِ خلقت کا فضل وکمال وہبی بغیر اکتساب امامؑ کے لئے الی مرتبۃ النبی امامیہ کے قول میں بزبان علم الہدی ظاہر کیا گیا ہے۔ مگر مغز خاص اُسکو کیا سمجھ سکتا ہے البتہ بغور سے ہر شخص کو یہ سوال کرنیکا حق ہے کہ بغور اپنے کسی استحقاقی فضل کیوجہ سے اپنی روح اور اپنے باپ کی روح کی معیتِ ایجادیہ ومیثاقیہ کا انکار کر کے کیا اپنے باپ پر اپنا تقدم روحانی ایجادی جو کہ ایک فضل ہے ثابت کر سکتا ہے کیا تقدم مذکور کی فرضی واقعیت پر بھی عدالت خدا میں یہ سوال نہیں ہو سکتا ہے کہ خداوندا اتحاد نوعی کی قابلیات کی مساوات کے ہوتے ہوئے بھی جب فضل شخصی کی وجہ سے تو نے شیخ بیٹے کو عالم ارواح میں تقدم وجودی دیا اوسی فضل کے سبب سے عالم شہود میں اُسکو باپ کرنا تھا تاکہ ایک افضل کی پدری تربیت تو حاصل ہو جاتی بہرصورت حق کے کہنے کی صورت یہ ہے کہ مشیت وارادہ میں جتنی انواع کی مصلحت بعلم ازلی ہوئی اُن میں سے ہر ایک نوع کے افراد اُس خاص نوع کے فضل وکمال وہبی بغیر طلب واکتساب بمفاد امثال یا مبتدءا بالنعم قبل استحقاقہا بحکم ازلی سے تجاوز نہیں کر سکتے ہیں البتہ اُن کا شخصی تفاضل اُس خاص نوع کے مشخصات ومعینات اختیاریہ کے اعتبار سے متصور ہے اسی شان سے محمدؐ وآل محمدؐ کا باہمی تفاضل شخصی اونکی مختاریت علی سبیل التساوی

ومحبوبیّت وممدوحیت علی سبیل الاختیار کے لئے کہلاراستہ ہے اس بیان کی تائید کے لئے بطور اجمال علامہ وحید کا قول ذیل کافی ہے وہ ان الحکماء وعلماء الملل بنوا علے انّ الموجودات المتعددۃ والمخلوقات المختلفۃ خلقوا کلھم من طینۃ واحدۃ والاختلاف الموجود فیھا بواسطۃ اختلاف مشخصاتھا ومعیّناتھا الخ وظواھر الاخبار والآیات ربّما تدل علے ھذا التفصیل کما رایتھا لکنہ فاسد فاحش لانّ کون ھذہ المراتب کلھا فی عرض واحد ومشارکتھا فی طینۃ واحدۃ یلزم منہ مفاسد کثیرۃ الخ منھا امکان وصول الانبیاءؑ وسائر الناس الی مقام المعصومین الاربعۃ عشرؑ ورتبتھم الخ لو امکن الوصول لما نھی فی الاخبار عن تمنی مرتبتھم علیھم السلام الخ ۲۰۶" کہا جاسکتا ہے کہ نبیؐ ووصیؑ کے تفاضل جاہی اتفاقی کے بعد علی نظیری وصغیرنا وکبیرنا سوار کے امثال کی حقانیت کے لئے خاص مسئلہ مساوات روحانیہ فطریہ ہی کفیل ہوسکتا ہے جبکا اصلیلہ تعلق نوری عالم کی اُس عبودیت سے ہے جبکا تقدم عالم مذکور کی نبوت ورسالت پر بمضمون الظاہر عنوان الباطن اوسی طرح ثابت ہے جسطرح اُس عالم محسوس کی عبودیت کا تقدم عالم مذکور کی نبوت ورسالت پر ظاہری امر ہے اور تقدم عبودیت کو بغور منابر الاسلام کے قول ذیل سے بھی سمجھ سکتا تھا وہ انّ العبودیۃ نسبۃ بین العبد ومولاہ الخ واما الرسالۃ وما شابھھا فھی نسبۃ عرضیۃ لاذاتیۃ ومن ذلک

لہ یعنے بلا استثنار اسی حالت کی مساوات ہے انوار نعمانیہ کے قول انما انت من عالم الملکوت میں اسکا اشارہ ہے ۱۲-

کانت الاولی ھی المتقدمۃ فی الوجودین فانہ عزّ وجل لم یرسلہ الی الامۃ الّا لعد اربعین سنۃ وھی مدّۃ سیرہٖ فی تحصیل کمال العبودیۃ الخ ۱۷۵،، الحاصل مبدٔ و معاد کا وہ مساواتی منظر برزخِ قیامت جہاں مساوات روحانیہ کے اتحاد کی شان یوم یقوم الروح والملائکۃ صفًّا نظر آئے تو مساوات کی دوئی بھی پوشیدہ نہ رہے روح وجسم کا ساتھ ہونا ہی وسیلہ ہے جسکے لئے درجتی کھ کر جسمانی درجۂ ختم نبوت کا شرف بھی ظاہر کیا اور اذ صرت فی اعلےٰ درجۃ سے درجۂ مورثیت واصالت کا انکشاف تام بھی کر دیا جسکے لئے خیر الاعتقاد کے اٹھارہ صفحہ پر کشف مالا کلام ہے تاکہ جزائی شان تکلیف کے موافق نظر آئے توحق کا کامل منظر کہلائے۔ صاحبانِ عقل محمد و آل محمد کی نورانیت اور ابوجہل شیخی پتلے کی ظلمانیت۔

چونکہ احادیث نور کا سمجھنا بہ غور مولف شمس الاعتقاد جیسے کا کام نہیں ہو لہذا ضرورتِ مقام کیلئے اتنا کہنا مناسب ہے کہ دیکھو بہ غور مذکور نے جابر کی حدیث ذیل دو اول ماخلق اللہ نوری ابتدعہ من نورہ واشتقہ من جلالہ وعظمتہ فاقبل یطوف بالقدرۃ حتی وصل الی جلال العظمۃ فی ثمانین الف سنۃ ثم سجد اللہ تعظیما ففتق منہ نور علی الخ،، کو اپنے خیال میں ائمہ کے صادر اول نہ ہونیکی قوی دلیل سمجھ کر اخبار درنجف میں پیش کر کے یہ کہا ہے کہ دو یہ کمالات حضرات ائمہ کے لئے جو اول مخلوق نہیں ہیں کیونکر[لہ] حاصل ہو سکتے

لہ اس سے صاف ظاہر ہو رہا ہو کہ بہ غور ائمہ کو کسی طرح کمالاتِ ختم نبوت کے ساتھ متصف نہیں جانتا ہو لہذا مجتہد اعلم حجۃ الاسلام صاحب شفاء الصدور کے قول ذیل کی بنا پر بہ غور شبہ نہیں ہو دو انتقال جمیع کمالات مورث است بسوے وارث الخ پس لامحالہ کمالات نبوت بر درجہ اتم در وجود ایشان

ہیں (اخبار درنجف سیالکوٹ مورخہ ۲۴ - اکتوبر ۱۹۲۶ء) ،، ہبغور کے اس کلام مذکور کے بعد سمجھدار ناظر کے سامنے حسب ذیل بطریق احتمال شان قطعیت توڑنے کیلئے اسوقت کچھ پیش کیا جاتا ہے کہ اولاً احتمال ہے کہ ہبغور قول ذیل کا بالکل جاہل نہ ہوگا ‘‘ ان النور والوجود متحد ان علی ما تقرر فی الحکمۃ المتعالیۃ’’ اور اگر بالکل جاہل تھا تو اب قول مذکور کے ظاہر ہونے کے بعد بطور قطعیت ثابت کرے کہ حدیث جابر مذکور ہیں نور علی (وجود علی) سے کونسا وجود مراد ہے اُن وجودات میں سے جنکا ذکر ضمناً رسالہ عقائد الشیعہ کے قول ذیل میں آیا ہے ‘‘ داجب نیست دانستن اینکہ آیا بجسم عنصری ظاہری یا بجسد نوری یا بروح مقدس یا بنور منور یا بقالب مثالی یا بشبحی یا اظلہ حاضر میشوند یا بغیر از اینہا بلکہ باید اعتقاد نمود حاضر شدن ایشان اجمالاً در نزد محتضر و قول باینکہ نقش می بند دصورت ایشان در قوت خیالیۂ محتضر غلطست ‘‘ ،، ثانیاً حدیث جابر ہیں جلال قدرت اور جلال عظمت سے مراد کون کون سی مخلوق ہو۔ نور نبیؐ کی اصل ہے یا فرع مقدم ہے یا موخر اگر دو ہیں تو بالفاظ حدیث ‘‘ فکان نوری یطوف حول جلال العظمۃ ونور علی یطوف حول جلال القدرۃ ’’ دونوں کے دو طوافوں کے لئے دو این و مکان ہونے پر حدیث ‘‘ اینَ کان النبیؐ کان الوّلی ’’ کے امثال کی تصدیق ہبغور کے لئے کیونکر متصور ہے نفس رحمانی کی عداوت میں موہنہ

ساری دمتجلی است الخ اگرچہ بر وجہ ظلیت و اصالت است و لے در اصل انصاف آنہا بان کمالات بموجب اخبار الخ در اذہان شیعہ جائے تردید و ارتیاب نیست ،، بیشک حضرت حجتؑ نور آل محمد کے لئے لوح جناب سیدہ میں رحمتہ للعلمین کہا جانا جس شخص کے نزدیک صحیح نہ ہو وہ کیونکر شیعہ ہو سکتا ہے ۱۲

ٮ۵ اگرچہ اصطلاحی فرق بھی قابل انکار نہیں ہے ۱۲

کھول کر بیان کرے انشاءاللہ تعالیٰ خدائی مار تیار پائیگا جسکے بعد کبھی سر اچھا نہو گا
ثالثاً آیہ کانتا رتقا ففتقناھما ۱۷-۱-۳ سے ثابت ہے کہ فتق سے پہلے
رتقی حالت منصور ہے اور لفظ کانتا ثابت کر رہا ہے کہ رتقی حالت کینونت و وجود کی
حالت ہے نہ عدمی چیز پھر کیونکر بیغور نے نور علیؑ کے فتق سے پہلے رتقی وقت
میں حضرت علیؑ کے وجود کا انکار کر دیا کیا رتق میں کمالات اولیہ کا ہونا جو کہ فرائض
ماہیت ہیں اور فتق میں کمالات ثانیہ کا ہونا جو کہ نوافل حقیقت ہیں اس بات
کے ثابت کرنے کیلئے کافی نہیں کہ دونوں حالتوں میں صاحب کمال (یعنی موصوف)
کا وجود واقعی ہے رابعاً اسی ہزار برس کے تقدم تقدیری کو دنیوی تقدم کے لئے
محاذاتی تصویر الٰہی سمجھنا اور رسولخداؐ کے اُس رتبۂ شخصیہ اقدمیت کا کاشف
خیال کرنا جسکے اعتبار سے آنحضرتؐ ختمی مرتبت بہر حال قرار پائے ہیں اوسی طرح
صحیح کہا جا سکتا ہے جسطرح حدیث مذکور جابر سے حضرت علیؑ کی معیت واقعیہ
اور صادریت اولیہ کا انکار پیدا کرنا غلط ہے۔

بیغور نے شگلکشا کی اولیت کا صریحی انکار اخبار درنجف اور شمس الاعتقاد
میں شایع کر کے بمقابلہ قول جناب امیرؑ "و انا امر اللہ والروح"[۵۱] کما قال

---

[۵۱] واقعات عالم کی حکایت پر نوری عالم اور اُس کی احادیث کا شمول بیغور کے نزدیک
کیون ناممکن ہوا جبکہ عالم انوار کی فی الجملہ مشابہت پر عالم رویا میں واقعات قیامت کی
حکایت شاہد ہے دیکھو ۱۴۶ صفحہ منابر الاسلام ۱۲

[۵۲] اسی روح کا ذکر اور بیان اعتقادیۂ صدوقؒ میں حسب ذیل ہے "و اما قولہ تعالیٰ
ولیسئلونک عن الروح الآیہ فانہ خلق اعظم من جبرئیل و میکائیل
کان مع رسول اللہؐ و مع الملائکۃ و مع الائمۃؑ و ھو من الملکوت" افسوس

سبحانه ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی الی آخر الخطبہ ،، ایسی نفاقی شان ظاہر کی ہے کہ جس سے ہر قلب ممتحن کے لئے یہ خیال پیدا ہوگیا ہے کہ کہیں نہ کہیں اصالتی فرق ہے شیخی نسب میں کوئی تعجب نہیں ہوسکتا ہے۔ ایمانِ مستودع اکثر انھیں اُمتی افراد میں ملیگا جنکے لئے تبلیغی طوقِ شمسی ہدایت پر سببِ زینت ہو رہا ہے جس سے آخر زمانہ کی خبر اپنی پوری مطابقت ظاہر کر رہی ہے اور آیۂ لایخافون لومۃ لائم کی بشارت کے ہوتے ہوئے ہرگز افسوس نہیں ہوسکتا ہے اوس تکفیر لاثانی پر جو ثانی کی اُس تکفیر سے مشابہ ہے جو ایک اعرابی کے حسب ذیل کہنے پر کی گئی تھی وو میں حق سے کراہت کرتا ہوں اور فتنہ کو دوست رکھتا ہوں الخ انا دبکم الخ ،، اور مشکلکشا نے ثانی کو تعلیمی آلو حسب ذیل بنایا تھا کہ تو اوسکے کلام کو نہیں سمجھا ہی حق سے اُس کی مُراد موت ہی اور فتنہ سے مراد مال و اولاد ہے

بیغور نے ملکوت اور ملک یعنی عرفی فرشتہ کے درمیان فرق کی تمیز نہ رکھنے پر روح مذکور کو ترجمۂ اعتقادیہ کے حاشیہ میں عرفی فرشتہ بتایا ہے حالانکہ اتحادی یا حلولی معیت کے بغیر انا امر اللہ والروح کی تصدیق ایمانی بیغور کیلئے ثابت نہیں ہوسکتی ہے کاش منابر الاسلام کے قول ذیل ہی سے اپنی جہالت کو دور کرلیتا وو لیس من جنس الملائک بل خلق اعظم من الملائک وبہ وردت اخبار کثیرہ واستدل لعلما علیہم السلام بآیۃ سورۃ القدر وبقولہ تعالی یوم تقوم الروح والملائکۃ الخ ،، جسکی تائید ذیل وو نحن واللہ الماذون لھم یوم القیامۃ والقائلون صوابا ،، سے ظاہر ہی کہ آیۂ مذکورہ میں محمد و آل محمد کی روح اعظم کا قیام بشان تدبیر بیان کیا گیا ہے باین معنے کہ اونکے تمام افعال روح اعظم کے اثر سے صادر ہوتے ہیں اور محتمل ہی کہ اسی روح امری کا ظل وہ روح کہی جاتی ہے جو ملائکہ حجب پر موکل بیان کی گئی ہی ۱۲

اور اناللہ تکم میں کم ضمیر نہیں ہے بلکہ اکمام کا واحد ہے الخ الغرض حدیث العبودیۃ جوھرۃ کنھھا الربوبیۃ کے یاد کرنے کے بعد علامہ وحید کے قول ذیل سے فائدہ حاصل کرو "ولکن العبد الحقیقی الانبیّاءؑ و اوصیائہ الطاھرون قلنا انھم عالمون الخ وعلمھم بھا (بالاشیاء) بطور الاحاطۃ الخ" اسی علم شہودی اصیل کمالات ختم نبوت کی مساوات کا ذکر خیر الاعتقاد کے بارہ صفحہ پر ہے اور کمال روح الاتحاد سے مراد اصالۃً یہی ہے ۔ آخر میں خیر الاعتقاد کے مضمون کے متعلق عراقی اعلم مجتہد حجۃ الاسلام کا جواب مع سوال لکھا جاتا ہے مع بعض تقاریظ اُردو تاکہ ناظرین کو اہل فتوی میں داخل ہونے والے بعض ناقصین کا ظلم بھی ظاہر ہو جائے ۔ ۔

(سوال) یک عالم دین حق در توجیہ قول ذیل قاضی نور اللہؒ صاحب احقاق الحق در بحث آیہ مباہلہ "و غایۃ ما یلزم من ذلک المساواۃ فی الدرجۃ لا فی النبوۃ" میگوید کہ مُراد قاضی نور اللہؒ از درجہ آن درجہ الیست کہ آنرا امام جعفر صادقؑ در حدیث ذیل بحار الانوار "وادنی معرفۃ الامامؑ انہ عدل النبیؐ الا درجۃ النبوۃ" درجۃ النبوۃ گفتہ است وآن درجہ نبوت آن روحیست کہ آنرا در حدیث ذیل "فاذا قبض النبیؐ انتقل روح القدس الی الامامؑ" روح القدس گفتہ شد حاصل کلام این عالم آنست کہ اعلی معرفت امامؑ (بمقابلہ ادنی معرفت امامؑ کہ در حدیث مذکور شدہ) اینست کہ امامؑ را در وقت امامت بر درجہ ختم نبوت (یعنے بر روح القدس کہ مذکور شدہ است در حدیث فاذا قبض النبیؐ انتقل روح القدس الی الامام) فائز داند نہ بر نبوت زیرا کہ صدقِ نبوت در تعلقِ اوّلی روح مذکور منحصر است نہ در انتقالاتِ مابعد کہ در آنہا صورتِ وراثت صادق است نہ اصالت (بلا واسطہ بشر) غرض صحتِ قول قاضی نور اللہؒ

وصحتِ توجیہ عالم موصوف وصحت اعتقادِ مسطور عالم مذکور الصدر در مذہب امامیہ حقہ نزد سرکار ممکن است یا نہ وعالم مذکور نزد سرکار فاسد العقیدہ است یا نہ وعالم موصوف بجہت اعتقاد مذکور نزد سرکار از مذہب امامیہ حقہ خارج است یا نہ بینوا توجروا ۔

(الجواب) بسم اللہ خیر الاسماء جواب عالم مذکور از فرقہ محقہ خارج نیست اصلا درین جہات کہ جز اخبار آحاد در دست نیست نباید صحبت نمود اعتقاد اجمالی بحقیت جمیع ما جاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ کافی و دراین جہات صحبت نمودن مورد خطر است ۔ حررہ الفانی عبد اللہ المامقانی عفی عنہ (مہر)

اس رسالہ کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ جسطرح بیٹے اور شاگرد پر باپ اور اُستاد کی افضلیت کی ضرورت وبداہت اسبات کے لئے مانع ومنافی نہیں ہے کہ علمی وعملی تمام کمالات نفسانیہ میں اُن کے درمیان مساوات قرار پا سکے اسیطرح وصیؑ وامامؑ پر رسولخداؐ کی افضلیت کی ضرورت وبداہت اسبات کے لئے مانع ومنافی نہیں ہے کہ علمی وعملی تمام کمالات نفسانیہ میں خاتم الانبیاءؐ اور امام کے درمیان مساوات ثابت کہی جائے جبکہ چہاردہ معصومین علیہم السلام کے درمیان روح اعظم (مقام ولایت مطلقہ جنبۂ تجردی نفس رحمانی) کا اتحاد طینت ونور کی طبیعت نوعیہ کی مساوات کا کاشف کسی طرح قابل انکار نہیں ہے اس خلاصہ کا منکر حقائق احادیث کا جاہل ہے خداوند عالم توفیق کو خیر رفیق قرار دے آمین بحق محمدؐ وآلہ الطاہرین ۔

(حررہ السید صغیر حسن بقلمہ)

تقاریظ علماء ہند صاحبان احقاق الحق

تقریظ جناب علامۃ العلماء الکاملین خیر الحفظۃ باالمہرۃ المحدثین تاج العارفین قدوۃ السالکین زین المتکلمین فخر المتاہلین راس المحققین ناصر الملۃ والدین ابو الفضل شمس العلماء مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ دام ظلہم العالی

باسمہ سبحانہٗ

جناب زبدۃ الابرار الکرام صفوۃ الاخیار الاعلام دام افضالکم مدی اللیالی والایام بعد سلام باکرام واضح ہو کہ رسالہ شریفہ وعجالہ منیفہ خیر الاعتقاد جسکو براہ کرم آپ نے میرے لئے ارسال فرمایا تھا۔ احسن اوقات میں مجھے ملا اور میں نے اس کو بشوق تمام دیکھا اور بہت محظوظ ہوا۔ حق یہ ہے کہ آپ نے نصرت حق و ارشاد اور تائید اعتقاد باسداد میں اپنی سعی جمیل کو انتہا تک پہنچا کر تمامی اہل حق کو مسرور و مجبور فرمایا ہے۔ خداوند عالم آپ کو اس عمل خیر کی بہترین جزا دارین میں عطا فرمائے اور مومنین مستبصرین کو توفیق عنایت کرے کہ وہ اس تالیف شریف سے مستفید و مستفیض ہو کر تکمیل عرفان کریں اور معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین سے آپکو اس حمایت حقہ کا صلہ کاملہ علی الوجہ الاتم ملیگا اور میدان ہدایت و ارشاد میں آپ ہمیشہ مظفر و منصور رہیں گے واللہ ولی الفضل والانعام والسلام خیر ختام۔

(مہر شریف) ناصر حسین عفی عنہ بقلمہ ۲۷ محرم ۱۳۴۷ھ

تقریظ جناب فخر المدققین سلطان المحققین راس المدرسین برہان العارفین عالم علوم ربانی کاشف اسرار فرقانی فقیہ الحکماء حکیم الفقہا شمس العلماء مولانا السید سبط حسن صاحب قبلہ دام ظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اختار من خلقہ من کان اھلہ وجعلہ ھادیا لمن استھدٰہ فاذاح لعلمہ جھلہ واختار من بینھم سید العرب والعجم خاتم النبیین وسید المرسلین وآلہ واھلہ صلی اللہ علیہ وعلیھم ما ارسی جبلہ وسھل سھلہ :-

اما بعد میں نے رسالہ منیفہ وصحیفہ شریفہ خیر الاعتقاد فی تنویر المساوات جسکو حامی دین مبین ناشر الوتیہ مودۃ آل طہ ویٰسین ظہیر الایمان وظہیر الایمان و ظہیر المومنین ذو الفضل الجلی المولوی غلام علی صاحب دامت معالیہ السامیہ نے شائع فرمایا ہے دیکھا اور اُس کے مضامین سے مستفید ہوا مودت اہلبیت اور اعتقاد فضل امیر المومنین علیہ السلام کی شمیم اُس کے پرنور عبارتوں سے آرہی ہے جو مشام ایمانی کو کسی طرح ناگوار نہیں بلکہ ترویح روح اور تقویت بصارت کے لئے ایک پربہار گلدستہ ہے جس مسئلہ پر یہ رسالہ لکھا گیا ہے وہ درحقیقت ایک صراط ہے جس پر سلوک اصحاب بینش و دانش کے سوا مشکل ہے میری نظر یقیناً قاصر ہے - ارباب فضائل کے اصناف اور طبقات میں باعتبار توازن فیصلہ کرنا مشکل ہے بلکہ ناممکن چہ جائیکہ ارباب عصمت میں اگر یہ بحث پڑے تو غیر معصوم پاس کوئی ایسی میزان کہاں سے آئی جو باہمی عصمتوں اور

فضیلتوں کے تفاضل کو واضح کرسکے اس سے زیادہ یہ اور صعوبت کا وقت ہے جب یہ بحث خاتم النبیین اور سید الوصیین میں ہو۔ لیکن اگر اسی نور سے کوئی روشنی آسے اور کچھ بتا دے تو ہم کچھ کہہ سکتے ہیں اس لئے شاید یہ کہنا میرا میرے اعتقاد کے موافق ہوگا کہ جس قدر قرآن و حدیث سے فرق معلوم ہو سکا ہے اس کے علاوہ ان دونوں سردار خلق و مولائے امت میں فرق نکالنے کی کوشش عجب نہیں کہ تفریط میں داخل ہو جیسا کہ مقام استثنا میں بھی مساوات کا دعوی قطعاً مسلک افراط ہے۔ یہ رسالہ مبارکہ جس کے نام کو میں پہلے ظاہر کر چکا ہوں وہ بھی میرے خیال میں اسی منہج وسط کا سالک ہے وہ مستثنیٰ کو داخل نہیں کرنا چاہتا اور غیر مستثنیٰ کو خارج نہیں کرتا لہذا وہ نہایت متین اور سنجیدہ تحریر ہے اور جن عبارتوں میں کسی قدر ابہام نظر آتا ہے اس کا محصل بھی غالباً وہی ہے جو کسی طرح انشاءاللہ قابل شبہ نہیں۔ فجزاہ اللہ عن النبیؐ واھلہ المعصومین خیر الجزاء تمقہ بید ہ الوازرۃ سبط حسن النقوی اعطی بیمینہ صحیفۃ عملہ فی الاخرۃ۔

تقریظ جناب زبدۃ العارفین ناشر الملۃ والدین راس المناظرین منار المہتدین رئیس المفسرین مرجع الانام مفید العوام مولانا السید علی صاحب قبلہ حائری دام ظلہم العالی

باسمہ سبحانہ اسوۃ الاماجد الکرام وصفوۃ الاطائب الاعلام جناب مولوی حاجی غلام علی صاحب زید فضلہ۔ بعد از تحیہ بہیہ زاکیہ گذارش آنکہ

گرامی نامہ مع رسالہ مبارکہ اسم با مسمیٰ خیر الاعتقاد موصول ہوکر کاشف کوائف ہوا
آپکی تمام مساعی جمیلہ کو جو ترویج شریعت غرا اور تحفظ ملت بیضا میں آپ کرتے ہیں
ہمیشہ نظر استحسان سے ہیں دیکھتا رہا ہوں فی الحال یہ رسالہ خیر الاعتقاد جو مسئلہ
مساوات بین النبی والائمۃ الامجاد میں آپ نے تصنیف فرمایا ہے میں نے بغور اُس کو
ملاحظہ کیا ہے جس کے دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ نصرت حق و ارشاد میں قابل
اطمینان و اعتماد ہیں اور ماشاء اللہ رسالہ مبارکہ کی ترتیب و تہذیب تقریر و تحریر بھی
نہایت متین و دلکش ہے جا بجا خوبصورت انداز میں دلچسپ تحقیقی جملہ بھی حسن افزا ہیں
دعا ہے کہ اسی طرح ہمیشہ تحفظ ناموس شرع میں من اللہ مؤید و منصور رہیں فجزاکم اللہ
عن حمایۃ الحق خیر الجزاء و حفظکم عن شرور الاعداء و بہ المستعان
و علیہ التکلان وھو یتولی الصالحین نمقہ عبد الاثیم خادم شرع
رسول الکریم علی الحائری بقلمہ لاہور ۸ صفر المظفر ۱۳۴۷ھ "

تقریظ جناب عمدۃ العلماء الاعلام زبدۃ الفقہاء العظام نخبۃ العارفین
دلیل المہتدین ظہیر الملۃ والدین مولانا السید شبیر حسن صاحب قبلہ دام ظلہم العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ
الطاہرین اما بعد رسالہ شریفہ و عجالہ منیفہ خیر الاعتقاد کو جو مطالب حقہ
عالیہ اور مقاصد صحیحہ سامیہ پر مشتمل ہے نحیف نے دیکھا اور مسرور و محظوظ و مستفیض ہوا
اس کے مصنف جلیل وفقہ اللہ لمراضیہ نے نصرت دین و حمایت صدق و یقین میں

ین سعی وافر مبذول فرمائی ہی جو موجب رضائے حضرت باری عزاسمہ اور سبب خوشنودی حضرات معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین ہی خداوند عالم مومنین موقنین کو توفیق عطا فرمائے کہ ان مطالب شریفہ سے مستفید و مستفیض ہوں والحمد للہ کثیراً والصلوات والسلام علےٰ رسولہ وآلہٖ اولاً و آخراً۔

حررہ العبد المذنب السید شبیر حسن عفی عنہ فیض آباد ۱۲ ج ا ۱۳۴۷ھ

تقریظ جناب سلطان المناظرین فخر المحققین عز العارفین رئیس الذاکرین حادی معقول و منقول جامع فروع و اصول مولانا السید ظفر مہدی ابو البراعۃ صاحب قبلہ دام مجدہم العالی

خیر الاعتقاد فی تنزیہ المسادات یہ رسالہ جناب مولانا مولوی حاجی غلام علیصاحب مدیر راہ نجات کی تصنیف ہے اور اس رسالہ کے جواب مین لکھا گیا ہے جس کو مولوی حاجی محمد اعجاز حسین صاحب بدایونی دام مجدہ نے تحریر فرمایا ہے اور جسکا نام ”نجم الاعتقاد“ رکھا ہے۔ گو مصنف نجم الاعتقاد نے اپنا نصب العین یہ قرار دیا ہی کہ وہ غالیون کی عقائد باطلہ کا استیصال کرے اور شیعیت اور غلو مین فرق دکھائے مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اعجاز الملۃ کی تحریر اپنی و مطالب دلی کو بعنوان احسن ادا نہیں کر سکی، جو کچھ غالیون کے عقائد تھے یا ہیں بحمد اللہ ان کا اثر فرقہ حقہ امامیہ مین بالکل نظر نہیں آتا اور نہ کسی فرد شیعہ کے وہ عقائد مین جس کو مصنف نجم الاعتقاد نے لکھا البتہ ان میں سے بعض عقائد واہیہ غالیون کے تھے جس کو ہماری ہر فرد بُرا

سمجھتی ہے بلکہ بنص ائمہؑ ایسے لوگوں کو ملعون جانتی اور خیال کرتی ہے۔

مگر اس کے ساتھ ہی ساتھ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ اتحاد نور اور اطلاق نفس بقول باری عز اسمہ سوا صفت نبوت کے کسی اور صفت کو استثنا نہیں کرتا۔ اسی مطلب کی توضیح مولوی غلام علی صاحب دام مجدہ مدیر "راہ نجات" نے کی ہے اور ہماری ہر فرد یہی عقیدہ رکھتی ہے۔ درحقیقت شیعوں میں کوئی ایسا گروہ یا کوئی ایسی فرد نہیں جو علیؑ ابن ابیطالب علیہ السلام کو رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے افضل کہتی ہو خود جناب رسالتمآب کا جو عقیدہ تھا اسی عقیدہ پر ہر فرد اہل تشیع ایمان لائے ہوئے ہے، رسالتمآب نے محض نبوت کا استثنا فرمایا ہے اور یہ استثنا خود مساوات صفات پر ایک تیز روشنی ڈالتا ہے۔ ایک مقام تو وہ ہے جب جنگ تبوک میں جاتے ہوئے فرمایا تھا انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی اور ایک وہ محل ہے جسکا تذکرہ خود امیر المومنین علیہ السلام نے نہج البلاغہ میں فرمایا ہے، آپ فرماتے ہیں ادی نور الوحی و الرسالۃ واشم ریح النبوۃ ولقد سمعت رنۃ الشیطان حین نزل الوحی علیہ صلے اللہ علیہ وآلہ فقلت یارسول اللہ ما ھذہ الرنۃ فقال ھذا الشیطان ایس من عبادتہ یا علی انک تسمع ما اسمع وتری ما اری الا انک لست بنبی ولکنک وزیر۔ میں نور وحی کو دیکھتا تھا اسیطرح جس طرح نور رسالت کو اور نبوت کی خوشبو سونگھتا تھا اور میں نے شیطان کی چیخ کی آواز اسوقت سنی جب رسولؐ پر نزول وحی ہوا تو میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ یہ چیخ کیسی، آپ نے فرمایا یہ شیطان کی آواز ہے جو عبادت خدا سے مایوس ہو گیا، اے علی جو تم سنتے ہو وہ میں سنتا ہوں اور جو تم دیکھتے ہو وہ میں دیکھتا ہوں مگر یہ کہ تم نبی نہیں ہو البتہ وزیر ہو۔

یہ فرق، دُرِ روشن کی طرح بتاتا ہے کہ جو فرق رسولؐ نے اپنے اور علیؑ کے بارے میں ظاہر کیا بس وہی فرق تھا اور ہے، نہ کسی اور فرق کی گنجائش تھی اور نہ اتحاد نور و اطلاق

نفس کسی اور فرق کو جگہ دیتا ہے۔

بہر حال اسی مطالب پر رسالہ خیر الاعتقاد نے روشنی ڈالی ہے، لکھائی چھپائی بے مثل ہے حجم باون (۵۲) صفحات کا ہے علمائے اعلام کثر اللہ امثالہم کی مہر و دستخط سے مزیّن ہے امید ہے کہ مومنین اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

قابل دید کتابیں

وسائل الشریعہ - اردو صفحہ ۵۸۵ مجلد تین روپیہ

اربعین فی فضائل امیر المومنین - صفحہ ۴۷۸ مجلد دو روپیہ آٹھ آنہ

دلیل الفرقان رد قادیانی صفحہ ۲۰۰ مجلد ایک روپیہ

جناب امیر کے عجائب فضائل مجلد

تبصرۃ الایمان - حضرت صاحب الزمان کی سوانح عمری اور اکثر دنکو قدمبوسی حاصل ہوئی ہو وغیرہ صفحہ ۲۸۴ مجلد دو روپیہ آٹھ آنہ

جام شہادت حصہ اول - یعنی مجموعہ نوحہ جات عالیجناب میر کاظم علی صاحب جناب شوکت بلگرامی جیسے انیس و دبیر مرثیہ گوئی میں یکتائے روزگار تھے اسی طرح جناب شوکت نوحہ گوئی میں شہرہ آفاق ہیں یہ نوحہ جات اس قدر مقبول ہوئے ہیں کہ بار سوم چھپانے کی ضرورت لاحق ہوئی اس مجموعہ میں نوحے ہیں اور ۲۹۰ صفحہ حجم ہے قیمت مجلد ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

انتخاب المصائب - بیس مجلسین مجلد

کتاب علی مرتضیٰ - اردو جس میں کئی ہزار پر اثر نصائح و حقائق معارف و لطائف نکات وغیرہ ہیں صفحہ ۵۰۴ مجلد تین روپیہ

سوانح عمری علامہ کنتوری صفحہ ۳۵۲ مجلد ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

قلزم ماتم - نظم و نثر میں تیس (۳۰) مجلسیں مجلد ایک روپیہ آٹھ آنہ

الزہراء - بہت بڑی تقطیع مجلد دو روپیہ بارہ آنہ

پتہ - حاجی غلام علی مدیر راہ نجات بہاؤنگر (کاٹھیاوار)

جام شہادت ہر سہ حصہ - جس میں ہر نوحہ کا طرز بالکل جداگانہ ہے جس کا ایک ایک شعر تیر دنشتر ہے اس مجموعہ میں ۴۸۲ دلخراش نوحے اور حجم ۸۶۰ صفحہ ہے قیمت مجلد تینوں حصوں کی چار روپیہ للعہ ؍

سوانح عمری جناب امیر علیہ السلام
یہ کتاب اہلسنت کی بہت سی معتبر کتابوں سے جمع کر کے جناب مولوی عبید اللہ صاحب بسمل امرتسری سابق رجسٹرار کتب خانہ سرکار رامپور دامت اقبالہ کی تالیف کی ہوئی ہے۔ اس میں وہ فضائل لکھے ہیں کہ محبان جناب حیدر کرار کے دل باغ باغ ہوتے ہیں، صفحہ ۶۹۶ قیمت مجلد پانچروپیہ صہ ؍

نور العیون ترجمہ ضیاء العیون - یہ ایک مشہور متبرک کتاب ہے جس کو گھر میں رکھنے اور اس کے نقوش کو دیکھنے سے نہ صرف ثواب بیکران حاصل ہوتا ہے بلکہ اس کا عامل وزائر مستحق بہشت ہوجاتا ہے اس قدر مقبول ہو کر نایاب و کمیاب ہو گئی کہ اب اسکا میسر آنا محال ہو گیا تھا مومنین کو چونکہ اس کتاب کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے اور گروہ کثیر ایک عرصہ سے اس کا خواہاں ہے اس لئے بعض ضروری ترمیم و اضافہ کے بعد پھر چھپکر شائع ہوئی۔ مہر نبوۃ کے متعلق کتب احادیث و سیر میں جسقدر روایات مذکور ہیں وہ سب اس میں جمع کیگئی ہیں آخر میں نماز پنجگانہ کے تعقیبات زیارت ائمہ ہدیٰ اور رویت قمر اور نماز اول ماہانہ وغیرہ وغیرہ کے ادعیہ جمع ہیں۔ کتاب نہایت نفیس اور رنگین کاغذ پر بہت خوشخط چھاپی گئی ہے حجم ۴۸ صفحہ ہے باوجود اس کے قیمت بہت کم یعنی مجلد ۵ ؍

عجیب و غریب تعویذ قیمت پانچروپیہ
یہ وہ تعویذ ہے کہ جسمیں چہاردہ معصومین علیہم السلام کے چودہ تعویذ ہیں اور پوست آہو پر ذرہ سی مشک سیاہی میں ملا کر پرہیزگار کے دست مبارک سے لکھوایا جاتا ہے اور دو چار لکیرین یا

حروف نہیں ہیں بلکہ دو سو سے زیادہ سطریں ہیں۔ خوشنما حروف سے لکھوائی ہیں جس سے عرض دو انچ اور طول بتیس ۳۲ انچ ہے اور اُن کو پڑھ سکتے ہیں اور خشک قلم سے دو اسم لکھے جاتے ہیں اُن سے تاثیر بہت جلد ہوتی ہے علاوہ باطنی حُسن کے ظاہری حُسن بھی ہے یعنے بلو اور سُنہری گُل بوٹے لکیریں بھی ہیں اس میں کوئی دو چار فائدے نہیں ہیں بلکہ آفات ارض اور سماوی سے دشمنوں کے شر سے۔ بیماری سے بچنے اور حفاظت میں رہنے قرض ادا ہونے رزق میں برکت ہونے اور تمام حاجتیں کہ اطفال کو ام الصبیان سے بچنے اور عزّت و دولت حاصل ہونے حمل کو حفاظت میں رکھنے وغیرہ وغیرہ کے واسطے اکسیر ہے۔ اس کی سند کیواسطے یہ کافی ہے کہ حضرت امام محمد تقیؑ نے فرمایا ہے کہ جسکے پاس حرز جواد ہو اُسپر تمام اہل دنیا حملہ آور ہوں تو بھی کچھ ضرب نہ پہونچا سکینگے جب ایک حرز میں یہ اثر ہے تو چودہ حرزوں میں کتنا اثر ہوگا قیمت پانچروپیہ ۵؍ مع محصول ڈاک ہے۔

نجات الدارین فی حقوق الوالدین

اس میں قرآن شریف سے حقوق والدین کی آیتیں اور اُن کی فرمانبرداری کرنیکے ثواب کی اور نافرمانی کرنیکے عذاب کی احادیث اور اسی کے متعلق عمدہ اور چیدہ راست حکایتیں کہ والدین کی تابعداری سے دین اور دنیا کے یہ فائدے ہوئے اُن کی نافرمانی سے یہ دین اور دنیا کا نقصان ہوا وغیرہ وغیرہ اور والدین کئی قسم کے ہیں اور حقیقی والدین کون ہیں اور اولاد کے حقوق والدین کے اوپر۔ مطلب یہ کہ اس زمانہ میں ایسی کتابوں کی بہت ضرورت ہے کہ اولاد والدین کی فرمانبرداری کریں۔ یہ کتاب قبل بائیس برس کے چھپی تھی چند علماء نے بہت پسند کر کے تقریظیں تحریر فرمائی تھیں خصوصاً مولانا مولوی سید آفتاب حسین صاحب قبلہ مرحوم دہلی کے پیشنماز نے یہ

بھی تحریر فرمایا کہ یہ کتاب لکھ کے مومنین کے اطفال پر احسان کیا ہے۔

اب پھر دوبارہ چھپ رہی ہے حجم ایک سو صفحہ قیمت آٹھ آنہ ۸؍

نور المسادات مفت۔ خیر الاعتقاد بھی مفت ہر ایک کے واسطے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

ملنے کا پتہ

حاجی غلام علی مدیر راہ نجات بھاؤنگر (کاٹھیاوار)

الشہید قیمت سالانہ ہے؍

ایک اخلاقی۔ ادبی۔ علمی۔ رسالہ جو بیادگار جناب قاضی سید نور اللہ شوستری علیہ الرحمہ بہ سرپرستی جناب ناصر الملۃ والدین شمس العلما مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ مدظلہم العالی مزار شہید ثالث آگرہ سے ماہوار شائع ہوتا تھا اور اب ایک سال سے مالی مشکلات کی وجہ سے بند ہو گیا ہے اکثر حضرات کی رائے ہے کہ پھر جاری ہو جائے۔ جناب مدیر صاحب فرماتے ہیں کہ اگر سو خریداران اپنی خریداری کی درخواست دفتر میں روانہ فرما دیں تو جلد رسالہ جاری کر دیا جائے۔ مومنین کو اسکی خریداری سے مذہبی اور دینی اُمور میں بہت واقفیت ہوگی۔ ضروری مسائل شرعیہ اور نبوت و امامت پر دلچسپ مضامین ائمہ معصومین علیہم السلام کے علوم و اصحاب ائمہ کے مناظرے اور دینی مجاہدات کا شائع کرنا۔ اس رسالہ کے اہم فرائض میں داخل ہے۔ اسکے علاوہ ہندوستان کے بہترین مضمون نگاروں کے دیگر دلچسپ علمی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ سب سے بڑا اہم اور ضروری کام اس رسالہ کا یہ ہے کہ جناب شہید ثالث علیہ الرحمہ کی وہ جلیل القدر کتاب جسکے تصنیف کرنے کی وجہ سے آپ عالم غربت میں شہید کر ڈالے گئے۔ یعنی کتاب احقاق الحق کا اُردو ترجمہ شائع ہوتا ہے یہ ایک نادر چیز ہے۔ مختلف مذاق کے مضامین کا مجموعہ ایک ہی رسالہ میں مشکل سے ملیگا خود خریدار بنیئے دیگر مومنین کو خریداری پر آمادہ کیجئے کہ یہ ایک مذہبی امانت ہے ۲؍ کے ٹکٹ بھیجکر نمونہ طلب فرمایئے۔

ملنے کا پتہ۔ مینیجر رسالۂ الشہید مزار شہید ثالث آگرہ (یوپی) جو صاحب پانچ خریدار بنا کر اُن کے پتہ سے ہم دفتر کو مطلع کرینگے اُنکے نام ایک سال کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائیگا۔

بحور الغمّہ جلد ثالث

یہ کتاب مشہور ہے بہت برس سے نایاب تھی اس حقیر نے حق رجسٹری ادا کر کے مطبع نولکشور لکھنؤ میں خوشنما بڑے حروف ہیں کاغذ چکنا موٹا عمدہ سفید پر طبع کرائی ہے اس میں ایکسو سولہ ۱۱۶ مجلسین ہیں ہر مجلس قرآن شریف کی آیت سے شروع ہے اسکی تفسیر تاویل اور احکام وغیرہ بیان کر کے نصائح فضائل معجزات عمدہ وحکایات اور مصائب لکھے ہیں پہلی چودہ مجلس میں چہاردہ معصوم علیہم السلام کی ولادت فضیلت معجزہ اور شہادت وغیرہ کا احوال ہے اور تمام مجلسوں میں شہدائے کربلا کا احوال اوّل سے آخر تک ہے یعنی مدینہ سے روانہ ہونا مکہ معظمہ جانا وہاں سے کوفہ جانا راستہ کا احوال کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے شام اور شام سے اہلبیت علیہم السلام کا مدینہ جانا سوگ اُتروانا علاوہ اس کے ثواب زیارت اور بہت نقلیں اور راست واقعات ہیں مطلب یہ کہ دریا کو کوزے میں بھر دیا ہے آٹھ سو صفحہ ہیں جلد عمدہ کپڑے کی پوری کھل سکے ویسی ہی محصول ڈاک علیحدہ قیمت چھ روپیہ۔ بغیر جلد ساڑھے پانچ روپیہ۔

خصائص الزینبیہ

اس وہ وہ مضامین عالیہ ہیں کہ آجتک ظاہر اور مشہور نہیں ہوئے ہیں۔ یہ کتاب فارسی میں نجف اشرف میں تین برس سے طبع ہوئی ہے مصنف اس کے جناب ثقۃ الاسلام علم الاعلام عماد العلماء المحققین سید نور الدین بن سید العلماء مولانا آقا سید محمد جعفر صاحب ہیں اس کتاب کے مضامین کی تعریف میں مصنف کے چند الفاظ جو اس کتاب کے صفحہ ۲۲ میں ہیں وہ کافی ہیں اور وہ یہ ہیں "چادر ایں مخدرہ قسم کہ اگر ملاحظہ عقول ناقصہ وافہام قاصرہ رانمودم چنان شرح مقامات وتوضیح کمالات اورانمی نمودم وغیر ایں منطق بسے

بگشاومی ور مدحش دادمی دلے چہ کنم کہ قلوب خالی از ذوق ونفوس ضعیف شدم بانگ کلامی شخصے را غالی میدانند- اس کتاب کے چند نسخہ نجف سے طلب کیا ہوں- قیمت ۱۲/ تذکرہ کربلا محمد باقر مجلسی آپ کے اکثر احوال وکرامات وغیرہ ۸/
نور المساوات مفت ٹکٹ بھیجکر خواہ بیرنگ طلب کیجئے
واقعہ کربلا پر محققین یورپ کی رائیں ص ۹۳ قیمت ۶/
دلیل العرفان قادیلوں کی رو مجلد قیمت ۸/
ذوالفقار مناظرہ میں نہایت عمدہ کتاب ہے مجلد ۱۲/
حق الیقین از مجلسی کا اردو ترجمہ ضخامت ۸۶۲ (یہ)
رعایتی دو روپیہ

ملنے کا پتہ

حاجی غلام علی مدیر راہ نجات
بھاؤنگر کاٹھیاواڑ

Kazim Darwan

اعلان

اِس حقیر نے اپنی قوم خوجہ جو آغاخان صاحب کو خدا اور امام وغیرہ کہتی ہے اُن کی ہدایت کے واسطے ۳۹ برس سے ماہواری رسالہ مسمّی بہ راہ نجات گجراتی زبان میں جاری کیا ہے۔ الحمدللہ اہل بیت صلوات اللہ علیہم کے صدقہ سے اُس سے بہت ہدایت ہوئی اور ہوتی ہے خدا بتصدق آئمہ معصومین قبول فرماوے۔

لہذا بعض ہندوستانی حضرات راہِ نجات کا نمونہ طلب فرماتے ہیں بعض ویلیو سے طلب کرتے ہیں مگر بسبب گُجراتی ہونے کے ہم نہیں بھیجتے ہیں۔ فقط

راقم خادم قوم عبدالضعیف الذلیل حاجی غلام علی ابن مرحوم حاجی اسمٰعیل عفی عنہما

کتابیں اور رسالہ ملنے کا پتہ

حاجی غلام علی ابن حاجی اسمٰعیل اڈیٹر راہِ نجات بھاونگر کاٹھیاواڑ گُجرات جن بزرگوں کو ضرورت ہو۔ ر کا ٹکٹ بھیجکر اپنا پتہ صاف حروف میں لکھکر طلب کرلیں۔